حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کے

سو واقعات

مصنف:
علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز لاہور

حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے دل افروز واقعات پر مبنی تصنیف

حضرت سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا

کے

سو واقعات

مصنف:

علامہ محمد مسعود قادری

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰۔ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے سو واقعات
مصنف: علامہ محمد مسعود قادری
پبلشرز: اکبر بک سیلرز
تعداد: 600
قیمت: 120/-

ملنے کا پتہ

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 042 - 7352022
Mob: 0300-4477371

Marfat.com

انتساب:

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواج

امہات المومنین رضی اللہ عنہن

کے نام

Marfat.com

قرآن کی روز و شب تلاوت زبان پر
قرآن کی آیتیں ہیں ثناء خوانِ فاطمہ
ہم کو مٹا سکیں گی نہ باطل کی سازشیں
مومن ہیں زیر سایہ دامانِ فاطمہ
آگے نبی ہیں پیچھے علی ساتھ دونوں لعل
دیکھو مباہلے میں ہے کیا شانِ فاطمہ

Marfat.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	حرفِ آغاز	11
	مختصر حالات	13
۱۔	نام کی وجہ تسمیہ	15
۲۔	جنت کی خوشبو	17
۳۔	لقب ''زہرا'' کی وجہ تسمیہ	18
۴۔	لقب ''بتول'' کی وجہ تسمیہ	19
۵۔	لقب ''طاہرہ'' کی وجہ تسمیہ	20
٦۔	لقب ''سیّدۃ النساء العالمین'' کی وجہ تسمیہ	22
۷۔	مسلمان لڑکیوں کا بہترین لباس	23
۸۔	سانحہ وصال حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا	24
۹۔	بیٹی غمزدہ نہ ہو	25
۱۰۔	حضور نبی کریم ﷺ کی پیٹھ سے اونٹ کی اوجھڑی کو دور کرنا	27
۱۱۔	ان گڑھے والوں پر اللہ کی لعنت ہو	28
۱۲۔	ابوجہل کے منہ پر تھپڑ مارنا	30

Marfat.com

۱۳۔	مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنا	31
۱۴۔	حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نکاح	33
۱۵۔	بہترین شخص کے ساتھ نکاح	42
۱۶۔	سیّدۃ النساء رضی اللہ عنہا کا جہیز	43
۱۷۔	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمسائیگی کا شرف	45
۱۸۔	گھر کے تمام کام خود کرتی تھیں	47
۱۹۔	آخرت کو دنیا پر ترجیح دی	48
۲۰۔	تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا	50
۲۱۔	دنیا کی تکلیف کا خاتمہ صبر سے کرو	52
۲۲۔	بے مثال صبر	53
۲۳۔	حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کبھی پریشان نہ کیا	54
۲۴۔	تین دن کا فاقہ	55
۲۵۔	فرائض میں غفلت نہ برتتی تھیں	56
۲۶۔	تم سے زیادہ اپنے بیٹے پر مہربان ہوں	57
۲۷۔	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا زوجین کے مابین صلح کروانا	58
۲۸۔	میاں بیوی میں اختلاف ہو جاتا ہے	60
۲۹۔	قرآن مجید کی تلاوت سن کر رقت طاری ہو گئی	61
۳۰۔	ملائکہ گھر کے کام کرتے تھے	62
۳۱۔	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا دینا	63
۳۲۔	سائل کی مدد کرنا	64

Marfat.com

۳۳۔	اپنا کھانا سائل کو دے دیا	65
۳۴۔	فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تیری [illegible] ہے تو اس سے راضی رہنا	66
۳۵۔	نذر کے روزے	70
۳۶۔	فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے	74
۳۷۔	حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا پردہ	75
۳۸۔	نورِ فاطمہ رضی اللہ عنہا	76
۳۹۔	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت	78
۴۰۔	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی نشست سے کھڑے ہونا	79
۴۱۔	لباسِ فاخرہ	80
۴۲۔	جنتی لباس	82
۴۳۔	دعائے خیر و برکت	83
۴۴۔	حسین کریمین رضی اللہ عنہم کے جنتی جوڑے	84
۴۵۔	حق ہمسائیگی ادا کرنا	86
۴۶۔	بھوک نے کبھی اذیت نہ دی	87
۴۷۔	واقعہ مباہلہ	88
۴۸۔	سونے کی زنجیر	91
۴۹۔	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ کریمہ	92
۵۰۔	جنتی عورتوں کی سردار	93
۵۱۔	بروزِ حشر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوں گی	94
۵۲۔	الفت سو جگہ نفع پہنچاتی ہے	95

۵۳۔	ترازو دو پلڑوں پر قائم رہتا ہے	96
۵۴۔	تمام جہان کی عورتوں کی سردار	97
۵۵۔	اللہ نے اہل بیت سے ناپاکی دور فرمادی	98
۵۶۔	کھانے میں برکت کا قصہ	99
۵۷۔	پیٹ پر پتھر باندھنے کا واقعہ	101
۵۸۔	اے اللہ! تو ان سے راضی ہو جا	103
۵۹۔	حضور نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب	104
۶۰۔	شجر رسول اللہ ﷺ کی شاخ	105
۶۱۔	حضور نبی کریم ﷺ کے لئے پریشان ہونا	106
۶۲۔	حضور نبی کریم ﷺ کے چہرہ سے خون صاف کرنا	108
۶۳۔	بیش قیمت چادر	109
۶۴۔	روزِ محشر ستر ہزار حوروں کے ساتھ آمد	111
۶۵۔	والدہ کی قبر پر حاضری اور قلبی کیفیت سیدۃ النساء رضی اللہ عنہا	112
۶۶۔	امت کے گنہگاروں کی بخشش	114
۶۷۔	کھانے آگ پر ہی پکتے ہیں	118
۶۸۔	فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے صحیح کہا ہے	119
۶۹۔	ہمسائی کی مدد کرنا	120
۷۰۔	مسکراہٹ کا نور	121
۷۱۔	حضور نبی کریم ﷺ کے جسم کا ٹکڑا	122
۷۲۔	کس کا خط زیادہ عمدہ ہے؟	123

Marfat.com

۷۳۔	صبر و شکر کا بدلہ آخرت میں ملے گا	125
۷۴۔	سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی خون آلود قمیص	127
۷۵۔	بروزِ حشر نسب فاطمہ رضی اللہ عنہا برقرار رہے گا	128
۷۶۔	پردہ کے پیچھے سے بچہ پکڑایا	129
۷۷۔	اللہ عزوجل کے معاملہ میں کچھ کام نہ آؤں گا	130
۷۸۔	پہلے ہمسایہ ہے پھر گھر ہے	131
۷۹۔	میت کے لواحقین سے ہمدردی کا قصہ	132
۸۰۔	فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی حد لاگو ہوتی	133
۸۱۔	میری بیٹی کے بیٹے ہیں	134
۸۲۔	سادگی پسند تھی	135
۸۳۔	کلام کی سچائی	136
۸۴۔	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دعا فرمانا	137
۸۵۔	میرے اہل میں سب سے پہلے تم مجھے آن ملو گی	138
۸۶۔	مشکل کا عوض	139
۸۷۔	اب جبرائیل علیہ السلام کبھی بھی نہیں آئیں گے	140
۸۸۔	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال پر قلبی کیفیت	142
۸۹۔	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا وصال	143
۹۰۔	غم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اشعار کہنا	144
۹۱۔	حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دلاسہ دینا	145
۹۲۔	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کبھی نہ مسکرائیں	147

Marfat.com

۹۳۔	حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے راضی ہونا	148
۹۴۔	جنازہ کی بھی بے پردگی گوارا نہ تھی	149
۹۵۔	اپنی موت کی پیشگی خبر دینا	151
۹۶۔	حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیتیں	153
۹۷۔	بچوں کو روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیج دیا	154
۹۸۔	بہشتی کافور	155
۹۹۔	بوقت وصال دعا مانگنا	157
۱۰۰۔	وصال حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا	158
	کتابیات	160

Marfat.com

حرفِ ابتداء

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور انتہائی رحم والا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات بابرکات پر بے شمار درود و سلام۔

حضور نبی کریم ﷺ کو اللہ عزوجل نے رحمت دو للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ ﷺ جہاں پر دو جہانوں کے لئے رحمت ہیں وہاں اس رحمت کے آثار آپ ﷺ کے گھرانے پر بھی ظاہر ہوئے ہیں اور آپ ﷺ کا تمام گھرانہ بھی رحمت ہے اور آپ ﷺ کے اہل بیت اطہار کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اور اس کے بیٹے حسنین کریمین رضی اللہ عنہم میرے اہل بیت ہیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم ﷺ کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی صاحبزادی ہیں اور ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے تولد ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی تربیت چونکہ کاشانہ نبوت میں ہوئی اس لئے اپنی عادات و اطوار اور فضائل و مناقب میں بے مثل تھیں اور حضور نبی کریم ﷺ کا پرتو تھیں۔

ام المومنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے زیادہ کسی کو عادات و اطوار اور چال ڈھال میں حضور نبی کریم ﷺ سے مشابہ نہیں دیکھا۔

Marfat.com

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی شادی شیرِ خدا حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور آپ رضی اللہ عنہا کے بطن سے سردارانِ نوجوانِ جنت حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم تولد ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہا کی زندگی ہر مسلمان عورت کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے جس خوش اسلوبی سے گھریلو امور انجام دیئے اور جس طریقے سے بچوں کی پرورش کی اور جن نامساعد حالات میں اپنے شوہر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ساتھ دیا وہ تاریخ میں ایک سنہری باب ہے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے فضائل و مناقب بے شمار ہیں۔ زیرِ نظر کتاب ''حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے سو واقعات'' کو ترتیب دینے کا مقصد یہی ہے کہ ہم آپ رضی اللہ عنہا کی سیرت کے مختلف پہلوؤں سے آگاہ ہوں اور ان پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔ بارگاہِ خداوندی میں التجا ہے کہ وہ اس عاجز کی کاوش کو قبول فرمائے اور ہمیں حقیقی معنوں میں سچا اور پکا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مسعود قادری

مختصر حالات

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا اسم مبارک ''فاطمہ'' اور لقب ''زہرا'' ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی صاحبزادی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا، ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن سے انبوی میں تولد ہوئیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ رضی اللہ عنہا سے بے پناہ محبت تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا بچپن سے ہی تنہائی پسند تھیں یہی وجہ ہے کہ کبھی کسی کھیل کود میں شامل نہ ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا، اپنے والد بزرگوار حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف فرما ہو جاتیں اور ان سے مختلف فقہی مسائل دریافت کرتی رہتیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی ذہانت کو دیکھتے ہوئے ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ رضی اللہ عنہا کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک ابھی صرف دس برس ہی تھی والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا اس جہانِ فانی سے کوچ فرما گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کو والدہ ماجدہ سے بے حد لگاؤ تھا اور یہی وجہ تھی کہ ان کے وصال کے بعد آپ رضی اللہ عنہا غمگین رہنے لگ گئیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ رضی اللہ عنہا کی تمام تر ذمہ داری ان کے سپرد کر دی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تبلیغ اسلام کی سخت محنت اور مشرکین کی تکلیفیں برداشت کرنے کے بعد گھر تشریف لاتے تو آپ رضی اللہ عنہا ان کی حالت دیکھ کر پریشان ہو جاتیں۔ حضور نبی کریم

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! گھبراؤ نہیں اللہ تمہارے باپ کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ بوقت نکاح حضرت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک پندرہ سال اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک اکیس برس تھی۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے اٹھارہ احادیث مروی ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جسم کا ایک حصہ ہے اور جس نے اسے ناراض کیا گویا اس نے مجھے ناراض کیا۔ آپ رضی اللہ عنہا نہایت صابر وشاکر تھیں۔ اپنے گھر کا تمام کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں۔ ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، آپ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے اس قدر چھوٹا دوپٹہ اوڑھ رکھا ہے کہ اس سے سر کو ڈھانکتیں تو پاؤں کھل جاتے تھے اور اگر پاؤں چھپاتیں تو سر ننگا ہو جاتا تھا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے بطن سے تین بیٹے حضرت سیّدنا امام حسن، حضرت سیّدنا امام حسین اور حضرت سیّدنا محسن رضی اللہ عنہم اور تین بیٹیاں حضرت سیّدہ ام کلثوم، حضرت سیّدہ زینب اور حضرت سیّدہ رقیہ رضی اللہ عنہن تولد ہوئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے قریباً چھ ماہ بعد ۳ رمضان المبارک ۱۱ ھ کو اس جہانِ فانی سے کوچ فرمایا۔ بوقت وصال آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک ۲۸ برس تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا کو جنت البقیع میں مدفون کیا گیا۔ آپ رضی اللہ عنہا سے اٹھارہ احادیث مروی ہیں۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۱

نام کی وجہ تسمیہ

میں سر منبر جو کرتا ہوں ثنائے فاطمہ
اس کا مطلب ہے کہ شامل ہے رضائے فاطمہ
کر دیا یہ اعلان اللہ کی یکتائی نے
فاطمہ جیسا نہیں کوئی سوائے فاطمہ

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا اسم مبارک ''فاطمہ'' ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رضی اللہ عنہا کے اسم مبارک کے معانی چھڑانے والی، آتش جہنم سے نجاتِ دلانے والی کے بیان کئے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس لئے رکھا ہے کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس کے محبوں کو دوزخ کی آگ سے آزاد فرمایا ہے۔''

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس لئے رکھا ہے کہ اللہ

عزوجل نے اسے اور اس سے محبت کرنے والوں کو دوزخ کی آگ سے جدا کر دیا ہے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس لئے رکھا ہے کہ اللہ عزوجل نے اسے اور اس کی نسل کو بروزِ قیامت آگ سے محفوظ فرما دیا ہے۔''

Marfat.com

قصہ نمبر ۲

جنت کی خوشبو

روایات میں آتا ہے کہ جس وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنی والدہ ماجدہ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بطن میں تھیں تو انہیں جنت کی خوشبو آتی تھی۔ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اس کا تذکرہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور پھر جس وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا تولد ہوئیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کا ماتھا چومنے کے بعد فرمایا۔

''مجھے اس کے سر سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔''

Marfat.com

قصہ نمبر ۳

لقب ''زہرا'' کی وجہ تسمیہ

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا مشہور لقب ''زہرا'' ہے جس کے معانی کلی یعنی انتہائی خوبصورت کے ہیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لقب ''زہرا'' کے بارے میں منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا چونکہ نہایت حسین وجمیل تھیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہا کو ''زہرا'' کے نام سے پکارا جانے لگا۔

مفسرین کرام کی ایک جماعت کا قول ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا جنت کی عورتوں کی طرح حیض ونفاس سے پاک تھیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہا کو ''زہرا'' کہا جاتا ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا چونکہ حیض ونفاس سے پاک تھیں اسی لئے آپ رضی اللہ عنہا سے کبھی کوئی نماز قضا نہ ہوئی تھی اور جس وقت آپ رضی اللہ عنہا کے بچہ کی ولادت ہوتی تو آپ رضی اللہ عنہا فوراً ہی پاک ہو جاتی تھیں۔

O.......O.........O

Marfat.com

قصہ نمبر ٤

لقب ''بتول'' کی وجہ تسمیہ

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا لقب ''بتول'' بھی ہے. جس کے معانی قطع تعلق کے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا چونکہ دنیا اور آرائش دنیا سے بے پرواہ تھیں اسی لئے آپ رضی اللہ عنہا ''بتول'' کے لقب سے مشہور ہوئیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لقب ''بتول'' کے متعلق یہ بھی منقول ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا چونکہ دنیا کی تمام عورتوں پر فضیلت حاصل ہے اور آپ رضی اللہ عنہا ہر وقت یادِ خداوندی میں مشغول رہتی تھیں اسی لئے ''بتول'' کے لقب سے مشہور ہوئیں۔

Marfat.com

قصہ نمبر ۵

لقب ”طاہرہ“ کی وجہ تسمیہ

طیبہ ، طاہرہ ، سیّدہ ، زہرا
جانِ احمد پہ لاکھوں درود و سلام

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا ایک معروف لقب ”طاہرہ“ ہے۔

طاہرہ کی وجہ تسمیہ بیان کرتے ہے مفسرین کرام لکھتے ہیں کہ طاہرہ کا لقب آپ رضی اللہ عنہا کی ظاہری و باطنی پاکبازی اور طہارت کی وجہ سے دیا گیا اور آپ رضی اللہ عنہا اپنے اس لقب سے بھی مشہور ہوئیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لقب ”طاہرہ“ کے معانی پاکباز خاتون کے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہا کو ہر قسم کی ظاہری و باطنی پاکیزگی حاصل تھی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”بے شک فاطمہ (رضی اللہ عنہا) پاکدامن ہیں اور اللہ عزوجل نے ان کی اولاد پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے۔“

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں وہ فرماتی ہیں جب حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت ہوئی تو میں اس وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس بطورِ دایہ موجود تھی اور میں نے کوئی خون

Marfat.com

جو بوقت ولادت ہوا کرتا ہے وہ نہ دیکھا تو حضور نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔
آپ ﷺ نے فرمایا۔

”کیا تم نہیں جانتی کہ میری بیٹی طاہرہ مطہرہ ہے اسے حیض کا خون بھی جاری نہیں ہوتا۔“

ملکہ شرم و حیاء کو دیکھنا تو دور ہے
مل نہیں سکتے کہیں پر نقش پائے فاطمہ

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ٦

لقب ''سیّدۃ النساء العالمین'' کی وجہ تسمیہ

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا لقب ''سیّدۃ النساء العالمین'' ہے جس کے معانی تمام جہان کی عورتوں کے سردار ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام جہانوں کی عورتوں، میری اس امت کی عورتوں اور تمام مومنین کی عورتوں کی سردار ہو۔''

بخاری کی روایت میں ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تم اس بات پر راضی نہیں کہ تم مسلمان عورتوں کی سردار ہو یا میری اس امت کی سب عورتوں کی سردار ہو۔''

Marfat.com

قصہ نمبر ۷

مسلمان لڑکیوں کا بہترین لباس

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ کسی شادی کی تقریب میں شرکت کے لئے ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو لے کر اس شادی کی تقریب میں چلی گئیں جہاں دیگر بچیوں کو شوخ و قیمتی لباس پہنے دیکھ کر جب ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی سادہ سی بیٹی کو دیکھا تو اداس ہو گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا اگرچہ اس وقت کم سن تھیں مگر آپ رضی اللہ عنہا نے والدہ سے کہا۔

"آپ رضی اللہ عنہا ہرگز پریشان نہ ہوں میں نے والد بزرگوار سے سنا ہے کہ مسلمان لڑکیوں کو بہترین لباس تقویٰ اور ان کا زیور شرم و حیاء ہے۔"

ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے جب بیٹی کی بات سنی تو بے اختیار گلے لگا لیا۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۸

سانحہ وصال حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک ابھی دس برس ہی تھی کہ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا وصال فرما گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا والدہ کی شفقت سے محروم ہوگئیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ اس وقت اپنے ہر دلعزیز چچا حضرت ابوطالب کے وصال پر غمگین تھے اپنی غمگسار بیوی کی جدائی بھی ان کے لئے ایک بڑا امتحان تھی۔ جس وقت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو سپردِ خاک کرنے کے بعد گھر واپس لوٹے تو آپ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ بابا! میری ماں کہاں ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کے فرمان کے مطابق دلاسہ دیتے ہوئے فرمایا۔

''بیٹی! تمہاری ماں اس وقت جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے محل میں موجود ہیں۔''

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۹

بیٹی غمزدہ نہ ہو

حضور نبی کریم ﷺ اعلانِ نبوت کے بعد مشرکین مکہ کے ظلم وستم سہہ رہے تھے۔ مشرکین مکہ کے ظلم وستم روز بروز بڑھتے جا رہے تھے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا ایسے موقعوں پر بے حد پریشان ہو جاتی تھیں اور ہمہ وقت حضور نبی کریم ﷺ کے لئے دعائیں کرتی رہتی تھیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہا اپنے والد بزرگوار کی یہ کیفیت دیکھتیں تو آپ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ، آپ رضی اللہ عنہا کو دلاسہ دیتے اور فرماتے۔

''بیٹی! تم غمزدہ نہ ہوا کرو اللہ عزوجل تمہارے باپ کو تنہا نہیں چھوڑے گا۔''

حاکم کی روایت ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا روتی ہوئی حضور نبی کریم ﷺ کے پاس تشریف لائیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے شفقت سے پوچھا۔

''بیٹی! تم کیوں روتی ہو؟''

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا ابا جان! میں کیوں نہ روؤں مشرکین، قریش کا ایک گروہ حجر اسود کے پاس لات وعزیٰ ومنات کی قسمیں کھا رہا ہے کہ وہ آپ ﷺ کو دیکھتے ہی شہید کر دیں گے اور ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس نے

Marfat.com

آپ ﷺ کے مقدس خون سے اپنا حصہ پہچانا نہ ہو؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''میری بچی! تم میرے پاس وضو کا برتن لاؤ۔''

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے وضو فرمایا اور مسجد میں تشریف لے گئے۔ جب مشرکین نے آپ ﷺ کو دیکھا تو پکارے یہ رہے، پھر ان کے سر جھک گئے اور ان کی ٹھوڑیاں ساقط ہو گئیں اور اپنی آنکھوں کو اٹھا بھی نہ سکے۔ آپ ﷺ نے ایک مٹھی میں خاک لے کر ان پر ماری اور فرمایا چہرے بگڑ گئے۔ پھر جس جس شخص کو اس میں سے کوئی کنکری لگی وہ بدر کے دن حالت کفر میں قتل ہوا۔

○......○......○

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۰

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیٹھ سے اونٹ کی اوجھڑی کو دور کرنا

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ابھی کم سن تھیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور اس وقت وہاں بے شمار مشرکین موجود تھے۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے تو عتبہ بن معیط نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ مبارک پر اونٹ کی اوجھڑی رکھ دی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ مبارک سے اونٹ کی اوجھڑی کو گرا دیا اور عتبہ کے لئے بد دعا فرمائی۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۱

ان گڑھے والوں پر اللہ کی لعنت ہو

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حرمِ کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے دورانِ نماز ابوجہل نے کہا کوئی ہے جو فلاں قبیلے کے ذبح کیے ہوئے اونٹ کا گوبر، خون اور بچہ دانی لاکر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھوں پر حالت سجدہ میں رکھ دے؟ پھر وہ غلیظ چیزیں لاکر اس وقت جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں گئے تو کندھوں کے درمیان رکھ دی گئیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس غلاظت کے بوجھ کی وجہ سے کافی دیر تک سجدہ میں رہے اور اس دوران مشرکین ہنستے رہے یہاں تک کہ وہ ہنستے ہوئے ایک دوسرے پر گرنے لگے۔ حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو خبر ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہا جو کہ اس وقت کم سن تھیں تشریف لائیں اور ان مشرکین کو برا بھلا کہتے ہوئے وہ غلاظت اپنے ہاتھوں سے ہٹانے لگیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرکین کی اس حرکت نے شدید صدمہ پہنچایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے فارغ ہونے کے بعد تین مرتبہ یہ دعا مانگی۔

”اے اللہ! تو قریش کو اپنی گرفت میں لے۔“

پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ، امیہ بن خلف، عقبہ بن ابی معیط اور عمارہ بن ولید کا نام لے کر دعا مانگی۔

Marfat.com

''اے اللہ! تو ان کو اپنی گرفت میں لے لے۔''

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے ان سب کی لاشیں معرکہ بدر کے موقع پر خاک آلود ہوتی دیکھیں، پھر ان سب کی لاشوں کو انتہائی ذلت کے ساتھ گھسیٹ کر بدر کے ایک گڑھے میں ڈال دیا گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا۔

''ان گڑھے والوں پر اللہ کی لعنت ہو۔''

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۲

ابوجہل کے منہ پر تھپڑ مارنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک دن ابوجہل نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ننھے چہرے پر تھپڑ مارا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس کی شکایت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''تم ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کے پاس جاؤ اور اسے جا کر ساری بات بتاؤ۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کے پاس گئیں اور انہیں سارا واقعہ بتایا۔ ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) نے آپ رضی اللہ عنہا کو ساتھ لیا اور ابوجہل کے پاس پہنچے اور آپ رضی اللہ عنہا سے وہاں جا کر فرمایا جس طرح اس نے تمہارے منہ پر تھپڑ مارا ہے تم بھی اس کے منہ پر ویسے ہی تھپڑ مارو۔ آپ رضی اللہ عنہا نے ابوجہل کے منہ پر تھپڑ مار دیا اور واپس آ کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا واقعہ بیان کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی۔

''اے اللہ! ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کو نہ بھلانا۔''

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ابوسفیان (رضی اللہ عنہ) کا اسلام قبول کرنا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی دعا کا نتیجہ ہے۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۲

مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کرنا

روایات میں آتا ہے جب مشرکین مکہ کے ظلم وستم حد سے تجاوز کر گئے تو ۱۳ نبوی میں اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ ﷺ مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کریں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس وقت ایمان لائے تمام کلمہ گو مسلمانوں کو مدینہ منورہ جانے کا حکم دیا اور خود حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اپنے بستر پر لٹا کر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہوئے۔ جس وقت حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ ہجرت کے لئے روانہ ہوئے اس وقت آپ حضرات کے گھر والے جو اسلام قبول کر چکے تھے وہ مکہ مکرمہ میں ہی موجود تھے۔

حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد حضرت زید بن حارثہ اور حضرت ابورافع رضی اللہ عنہم کو مکہ مکرمہ روانہ کیا تاکہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کے اہل خانہ اور حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اہل خانہ کو لے کر مدینہ منورہ پہنچیں۔ جبکہ ایک اور روایت کے مطابق حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ کی جگہ ان کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انہیں پانچ سو درہم اور دو اعلیٰ نسل کے اونٹ بھی دیئے تاکہ وہ بخیر وعافیت واپس مدینہ منورہ پہنچ سکیں۔ مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد حضرت زید بن حارثہ اور حضرت عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہم علیحدہ ہو گئے اور حضرت

عبداللہ بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے اپنے اہل خانہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے اہل خانہ جن میں ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا اور حضور نبی کریم ﷺ کی دو صاجزادیاں حضرت سیّدہ ام کلثوم اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہن شامل تھیں اور اپنی زوجہ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا اور اپنے بیٹے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کو ساتھ لیا اور مدینہ منورہ روانہ ہوئے۔

مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم ﷺ کی دونوں صاجزادیوں حضرت سیّدہ ام کلثوم اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہن کا قیام حضور نبی کریم ﷺ کے گھر میں ہوا۔ ہجرت مدینہ کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک تیرہ برس تھی اور آپ رضی اللہ عنہا سن بلوغت کو پہنچ چکی تھیں۔

○......○......○

قصہ نمبر ۱۴

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے نکاح

روایات میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی لاڈلی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کے لئے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم ﷺ کو پیغام بھیجا مگر حضور نبی کریم ﷺ نے ان دونوں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہی جواب دیا۔

''میں حکم خداوندی کا منتظر ہوں۔''

ایک دن حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم محو گفتگو تھے اور گفتگو کا موضوع تھا کہ ہم سمیت بے شمار شرفاء نے حضور نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کی ہے لیکن ہم میں سے کسی کو اس بارے میں مثبت جواب نہیں ملا ایک علی (رضی اللہ عنہ) رہ گئے ہیں مگر وہ اپنی تنگدستی کی وجہ سے خاموش ہیں ہمیں ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے تاکہ وہ حضور نبی کریم ﷺ سے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش کر سکیں چنانچہ یہ حضرات اسی وقت حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے تو انہیں پتہ چلا کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت ایک دوست کے باغ کو پانی دینے کے لئے گئے ہوئے تھے۔ جب یہ حضرات اس جگہ پہنچیں تو ان حضرات نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو اس بات پر قائل کیا کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ سے

Marfat.com

ان کی صاحبزادی کا رشتہ مانگیں انہیں یقین ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ ان کی جانثاری اور شرافت کی بناء پر انہیں اپنی دختر نیک اختر کا رشتہ دے دیں گے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے ان اکابر صحابہ کی تحریک پر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ سے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے قبول فرما لیا اور حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا۔

''تمہارے پاس مہر دینے کے لئے کیا ہے؟''

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اس وقت میرے پاس صرف ایک گھوڑا اور ایک ذرہ موجود ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔

''تم جاؤ اور اپنی ذرہ فروخت کر دو اور اس سے جو رقم ملے وہ لے کر میرے پاس آ جانا۔''

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے زرہ لی اور مدینہ منورہ کے بازار میں چلے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ اپنی زرہ لے کر بازار میں کھڑے تھے کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا گزر وہاں سے ہوا۔ انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے یہاں کھڑے ہونے کی وجہ دریافت کی تو حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ وہ یہاں اپنی زرہ فروخت کرنے کے لئے کھڑے ہیں چنانچہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے وہ زرہ چار سو درہم میں خرید لی اور پھر وہ زرہ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو تحفۃً دے دی۔

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے واپس جا کر تمام ماجرا حضور نبی کریم ﷺ کے گوش گزار کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا یہ ایثار

Marfat.com

دیکھ کر ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور زرہ کی رقم حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ اس سے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے ضروری اشیاء خرید فرمائیں۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب تمام اشیاء خرید کرلے آئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح پڑھایا۔

ابن سعد کی روایت میں ہے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا۔

''اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! میں حکم خداوندی کا منتظر ہوں۔''

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا ذکر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے کہا ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! آپ رضی اللہ عنہ کو منع کر دیا گیا۔ پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو ترغیب دلائی تو حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے بھی یہی فرمایا۔

''اے عمر (رضی اللہ عنہ)! میں حکم خداوندی کا منتظر ہوں۔''

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے اس کا ذکر کیا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر تو اس کے اہل حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

Marfat.com

ایک دن حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے دورانِ گفتگو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا ذکر ہوا تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تمام معززین نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے ساتھ نکاح کی خواہش کا اظہار کیا مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ معاملہ اللہ عزوجل کے ذمہ ہے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نکاح کا پیغام نہیں بھیجا شاید انہوں نے ایسا غربت کی وجہ سے کیا ہو اور میرا خیال ہے کہ اللہ عزوجل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لئے روک رکھا ہے۔ پھر حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم سے مشورہ طلب کیا کہ ان کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟ اور اگر ان کا ارادہ ہو تو ہم سب مل کر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے ہیں اور انہیں اس بات پر آمادہ کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح پر راضی ہوں اور اگر وہ تنگدستی کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں تو ہم ان کی مدد کریں گے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا۔

"اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! اللہ عزوجل آپ رضی اللہ عنہ کو اس کی توفیق دے۔"

پھر سب حضرات مل کر مسجد نبوی سے نکلے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تلاش کرتے ہوئے ایک انصاری کے باغ کی جانب جا نکلے جہاں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ باغ میں بطورِ اجرت اونٹوں کے لئے پانی نکالنے میں مصروف تھے۔ تینوں حضرات نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو حال احوال دریافت کیا۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

Marfat.com

''اے علی (رضی اللہ عنہ)! معززین قریش نے حضور نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کی مگر آپ ﷺ نے یہ کہہ کر انہیں لوٹا دیا یہ معاملہ اللہ عزوجل کے ذمہ ہے اور ہم آپ رضی اللہ عنہ کو نیک عادات و اطوار کا مالک پاتے ہیں اور آپ رضی اللہ عنہ کو اس کا اہل سمجھتے ہیں آپ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے رشتہ دار بھی ہیں پھر آپ رضی اللہ عنہ کو کس نے اس بات سے روکا اور مجھے امید ہے اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ نے سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آپ رضی اللہ عنہ کے لئے روک رکھا ہے۔''

راوی کہتے ہیں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور آپ رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔

''اے ابوبکر (رضی اللہ عنہ)! آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے ایسے کام پر آمادہ کیا جو رکا ہوا تھا اور مجھے ایسے کام کی جانب متوجہ کیا جس سے میں غافل تھا، اللہ کی قسم! مجھے حضور نبی کریم ﷺ کی شہزادی پسند ہیں اور ایسے رشتہ کے لئے کوئی مجھ جیسا نہیں مگر غربت نے مجھے اس کام سے روک رکھا ہے۔''

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے علی (رضی اللہ عنہ)! ایسا نہ کہو اللہ عزوجل اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک یہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے وہ اڑتے غبار کی مانند ہے۔

Marfat.com

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیّدنا عمر فاروق اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہم کی ترغیب پر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کون ہے؟ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جواب بھی نہ دیا تھا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''دروازہ کھول دو وہ ہے جس سے اللہ عزوجل اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم محبت کرتے ہیں اور وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔''

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کس کا ذکر کرتے ہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''یہ میرا بھائی ہے اور مجھے ساری مخلوق سے زیادہ پیارا ہے؟''

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں تیزی سے اٹھی اور جب میں نے دروازہ کھولا تو وہاں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ پھر جب تک میں اوٹ میں نہ ہو گئی وہ اندر داخل نہ ہوئے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بیٹھنے کے لئے کہا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گئے اور کوئی بات کرنے کی بجائے زمین کریدنے لگے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اے علی (رضی اللہ عنہ)! کچھ کام تھا تم بلا جھجک بتاؤ تمہاری حاجت پوری ہو گی؟''

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے چچا ابوطالب ور چچی فاطمہ

Marfat.com

رضی اللہ عنہا بنت اسد سے لیا اور اس وقت میں نا سمجھ تھا، آپ ﷺ نے میری رہنمائی فرمائی، مجھے ادب کا قرینہ سکھایا، مجھے نیک بنایا، مجھ پر میرے ماں باپ سے زیادہ شفقت فرمائی اور اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کے ذریعے مجھے ہدایت عطا فرمائی اور مجھے شرک سے محفوظ رکھا جس میں میرے والدین مبتلا تھے اور آپ ﷺ ہی دنیا و آخرت میں میرا وسیلہ ہیں اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل آپ ﷺ کے ذریعے میری پشت پناہی فرمائے اور میرا بھی ایک گھر ہو، بیوی ہو جس سے میں سکون حاصل کروں، میں آپ ﷺ کی خدمت میں اسی غرض سے حاضر ہوا ہوں اور آپ ﷺ سے آپ ﷺ کی صاحبزادی خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش ظاہر کرتا ہوں۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے حضور نبی کریم ﷺ کا چہرہ دیکھا جو اس وقت خوشی و مسرت سے دمک رہا تھا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کا پیغام سنا تو آپ ﷺ پر وہ کیفیت طاری ہو گئی جو نزولِ وحی کے وقت ہوتی تھی۔ پھر کچھ دیر بعد آپ ﷺ نے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ نے مجھے بذریعہ وحی مطلع کیا ہے کہ میں اپنی لاڈلی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے کردوں۔“

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ تمام مہاجرین و انصار میں منادی کروا دو کہ وہ مسجد نبوی ﷺ میں تشریف لائیں چنانچہ مہاجرین و انصار کی ایک کثیر تعداد مسجد نبوی ﷺ میں تشریف لائی اور حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی دختر نیک اختر

Marfat.com

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا تو آپ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

''علی (رضی اللہ عنہ) نے تم سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا اس متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے خاموشی اختیار کی اور پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی رخصتی غزوہ بدر کے بعد یعنی نکاح کے قریباً سات یا آٹھ ماہ بعد ہوئی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ وہ تمام مہاجرین و انصار کو اپنے ولیمہ میں شرکت کی دعوت دیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی دعوتِ ولیمہ میں چھوہارے اور گوشت سے کھانا تیار کروایا گیا اور اس دعوتِ ولیمہ سے بہترین دعوتِ ولیمہ کوئی نہ تھی۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی رخصتی کے بعد حضور نبی کریم ﷺ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور اپنی دختر نیک اختر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں نے تمہاری شادی خاندان کے سب سے بہتر شخص سے کی ہے۔''

Marfat.com

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے دونوں کو دعا دیتے ہوئے فرمایا۔

''الٰہی! ان دونوں میں محبت پیدا فرمانا ور انہیں ان کی اولاد کی برکت عطا فرمانا اور ان کو خوش نصیب بنانا' ان پر اپنی رحمتیں نازل فرمانا اور ان کی اولاد کو ترقی اور پاکیزگی عطا فرمانا۔''

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا رخصت ہو کر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائیں تو اس وقت حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ نہ تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے گھر میں بستر کی جگہ ریت بچھائی گئی تھی اور کھجور کی چھال سے بھرا ہوا ایک تکیہ موجود تھا۔ گھر میں ایک گھڑا پانی کا تھا اور ایک برتن جس سے پانی پیا جا سکے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا کہ جب تک میں تمہارے پاس نہ آ جاؤں تم اپنے اہل کے قریب نہ جانا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا میرا بھائی کہاں ہے؟ حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے ایک جانب اشارہ کرتے ہوئے عرض کیا کہ آپ ﷺ کے بھائی اور آپ ﷺ کی بیٹی کے شوہر ادھر ہیں۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور پھر اس پر کچھ پڑھنے کے بعد وہ پانی پہلے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو دیا کہ وہ اسے پی لیں اور سینہ پر مل لیں پھر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دیا کہ وہ بھی اسے پی لیں اور سینہ پر مل لیں۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم اپنے اہل کو سنبھالو پھر دونوں کو دعا دیتے ہوئے آپ ﷺ وہاں سے رخصت ہو گئے۔

O……O……O

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۵

بہترین شخص کے ساتھ نکاح

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نکاح اس شخص کے ساتھ کر دیا جس کے پاس نہ مال ہے نہ گھر؟ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

"اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں نے تیرا نکاح ایسے شخص سے کیا جو مسلمانوں میں علم و فضل کے لحاظ سے سب سے دانا اور بہترین ہے۔"

حاکم کی روایت میں ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

"کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہارا نکاح اس کے ساتھ کیا جو ازروئے اسلام اولین مسلمانوں میں سے ہے اور علم کے اعتبار سے دانا ہے جبکہ تم امت کی عورتوں میں بہترین ہو جس طرح حضرت مریم علیہا السلام اپنی قوم میں تھیں۔"

○......○......○

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۶

سیّدۃ النساء رضی اللہ عنہا کا جہیز

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو مشک اور تکیہ کا جہیز دیا جس میں اذخر گھاس بھری ہوئی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ رنگ کی چادر خمیل بھی دی۔

امام نسائی کی حدیث میں ہے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو تین چیزیں دیں۔ اوّل سیاہ رنگ کی ایک چادر، دوم ایک مشک اور سوم ایک تکیہ جس میں اذخر کی گھاس بھری ہوئی تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو رخصت کیا تو ان کو ایک خمیل عطا کیا۔ آپ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ خمیل کیا ہے تو فرمایا چادر اور ایک چمڑے کا تکیہ جو کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تھا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو جہیز دیا اس کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔	چادر	ایک عدد
۲۔	چکی	ایک عدد

Marfat.com

۳۔	سادہ کپڑوں کا بستر	ایک عدد
۴۔	کھجور کے پتوں کی چٹائی	ایک عدد
۵۔	گلاس	چار عدد
۶۔	مٹی کے گھڑے	دو عدد
۷۔	تانبے کا لوٹا	ایک عدد
۸۔	کپڑوں کے جوڑے	ایک عدد
۹۔	اعلیٰ کپڑے کی قمیص	ایک عدد
۱۰۔	چاندی کے بازوبند	دو عدد
۱۱۔	موٹے کپڑے کے تکیے	چار عدد

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۷

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہمسائیگی کا شرف

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا گھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے کچھ فاصلہ پر واقع تھا چونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی لاڈلی صاحبزادی سے بے پناہ محبت تھی اس لئے ایک دن فرمایا۔

"بیٹا! میرا دل چاہتا ہے کہ تمہیں اپنے نزدیک بلوالوں۔"

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔

"بابا جان! حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کے کئی مکانات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان۔ کے قرب و جوار میں موجود ہوں اگر ان سے کہا جائے تو وہ کوئی مکان خالی کر دیں گے۔"

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"حارثہ (رضی اللہ عنہ) نے پہلے بھی مہاجرین کو اپنے بہت سے مکانات دیئے ہیں اس لئے اس سے کہتے ہوئے عجیب لگتا ہے۔"

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا اس واقعہ کے بعد خاموش ہو گئیں۔ کچھ روز بعد جب حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان کو اس بات کا علم ہوا تو وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان سے متصل اپنا ایک مکان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے عرض کیا۔

Marfat.com

"یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان، میری تمام چیزیں آپ ﷺ ہی کی ملکیت ہیں آپ ﷺ انہیں جیسے چاہیں استعمال میں لا سکتے ہیں میرے نزدیک آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والے ہر شے سے مقدم ہیں۔"

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم اپنے اہل خانہ سمیت اس مکان میں منتقل ہو جاؤ۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۱۸

گھر کے تمام کام خود کرتی تھیں

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نہایت ہی صابر و شاکر تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی گفتگو کا انداز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہ تھا اور آپ رضی اللہ عنہا ان کی زندگی کا بہترین نمونہ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنے گھر کا تمام کام اپنے ہاتھوں سے کرتی تھیں۔ چکی پیستے پیستے آپ رضی اللہ عنہا کے ہاتھوں میں کئی مرتبہ چھالے پڑ جاتے تھے۔ گھر میں جھاڑو دیتیں، کپڑے دھوتیں اور اس کے علاوہ رضائے الٰہی کے لئے پنج وقتہ نمازوں کی پابندی اور تسبیحات کے لئے بھی وقت نکالتی تھیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے گھریلو حالات چونکہ اتنے اچھے نہ تھے اس لئے اکثر و بیشتر گھر میں فاقہ ہوتا۔ اگر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کہیں مزدوری مل جاتی تو گھر میں کھانے کا انتظام ہو جاتا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے کبھی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بے جا فرمائشیں نہ کیں اور نہ ہی کبھی ان سے کسی چیز کے نہ ہونے کا شکوہ کیا۔

O......O......O

قصہ نمبر ۱۹

آخرت کو دنیا پر ترجیح دی

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ صبح کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور میں بھی اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دروازے پر پہنچ کر فرمایا۔

''السلام علیکم میری بیٹی! میرے ہمراہ ایک شخص بھی ہے کیا ہم اندر آجائیں؟''

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ بابا جان! اس وقت میرے بدن پر ایک پرانی قمیص کے سوا کچھ نہیں اور اس قمیص سے سارا بدن نہیں ڈھانپا جاسکتا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر انہیں پکڑادی جس سے انہوں نے اپنا بدن ڈھانپ لیا۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ مجھے لے کر گھر کے اندر داخل ہو گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے حال دریافت کیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ بابا جان! کل سے فاقہ ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی شہزادی کی بات سنی تو آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا۔

''بیٹی! میں نے خود تین دن سے کچھ نہیں کھایا حالانکہ میں اللہ کا

Marfat.com

محبوب اور رسول ہوں اور تمہاری نسبت اللہ عزوجل کے زیادہ قریب ہوں۔ بیٹی! میں نے آخرت کو دنیا پر ترجیح دی ہے اور فقر و فاقہ اختیار کیا ہے۔"

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے کندھوں پر رکھا اور فرمایا۔

"تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو اور میں نے تمہارا نکاح اس شخص سے کیا ہے جو دنیا و آخرت میں سردار ہے، تم اپنے شوہر کے ساتھ صبر و شکر سے رہو۔"

O......O......O

قصہ نمبر ۲۰

تسبیح فاطمہ رضی اللہ عنہا

بخاری شریف کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ فتوحات کے زمانہ میں بے شمار غلام اور لونڈیاں بطور مالِ غنیمت آئیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں جا کر گھریلو کام کاج کے لئے کوئی لونڈی مانگ لیں تاکہ گھریلو کام کاج میں ان کی مدد ہو سکے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر موجود نہ تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خاطر تواضع کی اور آنے کی وجہ دریافت کی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنا مدعا بیان کیا تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے پر ان سے بات کریں گی۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنے گھر واپس تشریف لے گئیں اور پھر جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے آنے کی اطلاع دی اور ان کا مدعا بیان کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت فوراً آپ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے اور آپ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"بیٹی! میں تمہیں فی الحال کوئی لونڈی یا غلام نہیں دے سکتا

Marfat.com

کیونکہ ابھی مجھے اصحابِ صفہ کی خورد ونوش کا بندوبست کرنا ہے اور میں ان لوگوں کو کیسے بھول جاؤں جنہوں نے دین اسلام کی خدمت کے لئے اپنے گھر بار کو چھوڑ دیا تا کہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔ میں تمہیں آج ایسی بات بتاتا ہوں جو تمہارے لئے لونڈی اور غلام کی نسبت ہزارہا درجے بہتر ہے۔''

حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ضرور بتایئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''تم رات کو سوتے وقت اور ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو یہ عمل تمہارے لئے لونڈی اور غلام کی نسبت کئی گنا بہتر ہوگا۔''

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۲۱

دنیا کی تکلیف کا خاتمہ صبر سے کرو

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے اونٹ کی کھال کا لباس پہن رکھا ہے اور اس میں بھی بے شمار پیوند لگے ہوئے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب آپ رضی اللہ عنہا کا یہ لباس دیکھا تو آبدیدہ ہو گئے اور فرمایا۔

''بیٹی! تم دنیا کی تکلیف کا خاتمہ صبر سے کرو اور آخرت کی دائمی خوشیوں کی منتظر رہو اللہ عزوجل تمہیں نیک اجر عطا فرمائے گا۔''

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۲۲

بے مثال صبر

ایک مرتبہ دوپہر کے وقت حضور نبی کریم ﷺ گھر سے نکلے۔ آپ ﷺ اس وقت فاقے سے تھے۔ راستہ میں آپ ﷺ کی ملاقات حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہم سے ہوئی وہ دونوں حضرات بھی فاقے سے تھے۔ آپ ﷺ اپنے ان دونوں صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے کر حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے باغ میں چلے گئے۔ آپ ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک خوشہ اور بکری ذبح کر کے اس کے گوشت کے کباب پیش کئے گئے۔ جب دسترخوان بچھ گیا تو آپ ﷺ نے ایک روٹی پر تھوڑا سا گوشت رکھ کر فرمایا۔

"یہ میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو بھجوا دو وہ کئی دن سے فاقہ سے ہیں۔"

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲۳

حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کو کبھی پریشان نہ کیا

روایات میں آتا ہے ایک مرتبہ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کھانے کو مانگا۔ آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ گھر میں آج تیسرا دن فاقہ سے ہے اور کھانے کو ایک دانہ بھی نہیں ہے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تم نے مجھ سے ذکر نہیں کیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھے میرے بابا نے بوقت رخصتی نصیحت کی تھی کہ میں کبھی سوال کر کے آپ رضی اللہ عنہ کو پریشان نہ کروں یہی وجہ ہے کہ میں نے آپ رضی اللہ عنہ سے کچھ نہ کہا۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۲۴

تین دن کا فاقہ

ایک مرتبہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا مسجد نبوی ﷺ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائیں اور جو کی روٹی کا ایک ٹکڑا پیش کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے دریافت کیا کہ یہ کہاں سے آیا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے بتایا حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تین دن کے فاقہ کے بعد تھوڑے سے جو لائے تھے جنہیں پیس کر میں نے روٹی بنائی۔ جب میں روٹی بچوں کو کھلانے لگی تو خیال آیا کہ آپ ﷺ کو بھی تھوڑی سی روٹی دے دوں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے روٹی تناول کرتے ہوئے فرمایا۔

''اے میری بیٹی! میں چار روز سے فاقہ سے ہوں اور چار روز بعد یہ روٹی کا پہلا ٹکڑا ہے جو میرے منہ میں پہنچا ہے۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ۲۵

فرائض میں غفلت نہ برتی تھیں

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا شدید بیمار میں مبتلا تھیں۔ بخار کی وجہ سے انہیں نیند بھی نہ آ رہی تھی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی آپ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ساری رات جاگتے رہے۔ پچھلے پہر جب آپ رضی اللہ عنہا کی آنکھ لگی تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی سو گئے۔ جب اذانِ فجر کے وقت حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اٹھ کر نماز کی ادائیگی کے لئے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف لے گئے تو آپ رضی اللہ عنہا بھی نماز کے لئے اٹھیں اور نماز کی ادائیگی کے بعد حسب معمول چکی پیسنا شروع کر دی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ واپس آئے تو آپ رضی اللہ عنہا کو چکی پیستے دیکھ کر کہا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تمہیں خود پر رحم نہیں آتا تم شدید بیمار ہو اور چکی پیس رہی ہو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جواباً کہا کہ میں اپنے فرائض کی ادائیگی سے کبھی غفلت نہ برتوں گی یہاں تک کہ مجھے موت آ جائے۔ مجھے میرے والد بزرگوار نے اللہ عزوجل کی عبادت اور آپ رضی اللہ عنہ کی اطاعت کا حکم دیا ہے۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۲۶

تم سے زیادہ اپنے بیٹے پر مہربان ہوں

روایات میں آتا ہے حضرت بلال رضی اللہ عنہ ایک صبح نماز کے لئے دیر سے پہنچے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اے بلال (رضی اللہ عنہ)! تمہیں کس چیز نے روکا؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے مکان کے پاس سے گزرا اور آپ رضی اللہ عنہا اس وقت آٹا پیس رہی تھیں اور بچہ پاس رو رہا تھا میں نے عرض کیا اگر آپ رضی اللہ عنہا چاہیں تو میں آٹا پیس دیتا ہوں اور اگر چاہیں تو بچہ کو سنبھال لیتا ہوں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں اپنے بیٹے پر تم سے زیادہ مہربان ہوں اور میرے دیر سے آنے کا سبب یہی ہے۔

Marfat.com

قصہ نمبر ۲۷

حضور نبی کریم ﷺ کا زوجین کے مابین صلح کروانا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک دن حضور نبی کریم ﷺ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ملنے ان کے گھر گئے تو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو موجود نہ پایا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے متعلق دریافت کیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ ان کے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مابین کچھ جھگڑا ہو گیا تھا جس پر وہ غصہ میں چلے گئے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تلاش میں بھیجا۔ اس شخص نے آ کر بتایا کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ مسجد میں آرام فرما رہے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ خود اس جگہ تشریف لے گئے اور اس وقت حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے پہلو سے چادر ہٹ گئی تھی اور جسم مبارک پر مٹی لگی ہوئی تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ ان کے پہلو سے مٹی صاف کرتے جاتے اور فرماتے جاتے تھے اے ابوتراب اٹھو، اے ابوتراب اٹھو۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو گھر لائے اور دونوں میاں بیوی کے مابین صلح کروائی۔

حضرت حبیب بن ابوثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک مرتبہ حضرت سیّدہ فاطمہ

الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے مابین کچھ ناراضگی ہو گئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بستر بچھایا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلو کے بل لیٹ گئے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جانب بیٹھ گئے پھر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک جانب بیٹھ گئیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا ہاتھ پکڑ کر ناف پر رکھا اور دونوں کے مابین صلح کروا دی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مکان سے باہر تشریف لائے تو عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لے گئے تو چہرے پر حزن و ملال کی کیفیت تھی اب جب باہر تشریف لائے تو چہرے پر مسرت کے آثار ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کیوں نہ ہو میں نے ان دونوں کے مابین صلح کروائی ہے جو مجھے بہت پیارے ہیں۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۲۸

میاں بیوی میں اختلاف ہو جاتا ہے

حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مابین کچھ ناراضگی ہو گئی۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ کی قسم! میں آپ رضی اللہ عنہ کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کروں گی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائیں اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی ان کے پیچھے خاموشی سے آ گئے اور ایک جگہ چھپ کر کھڑے ہو گئے تاکہ دونوں کی گفتگو سن سکیں۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

”فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میری بات غور سے سنو وہ کون سے میاں بیوی ہیں جن کے درمیان اختلافِ رائے پیدا نہیں ہوتا اور وہ کون سا شوہر ہے جس کی بیوی اس کی خواہش پوری نہ کرے اور وہ خاموش رہے؟“

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت خاموشی سے سن رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اس کے بعد ارادہ کر لیا کہ آئندہ کوئی بھی ایسا کام نہیں کروں گا جو خاتونِ جنت کے مزاج کے خلاف ہو۔

قصہ نمبر ۲۹

قرآن مجید کی تلاوت سن کر رقت طاری ہوگئی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر کسی کام سے بھیجا میں جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچا تو حسنین کریمین رضی اللہ عنہم اس وقت سو رہے تھے اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا اس وقت قرآن مجید کی تلاوت فرما رہی تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی زبانِ مبارک سے قرآن مجید کے الفاظ سن کر مجھ پر رقت طاری ہو گئی جو کافی دیر تک طاری رہی۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۳۰

ملائکہ گھر کے کام کرتے تھے

حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا سے منقول ہے فرماتی ہیں ایک مرتبہ رمضان کے مہینہ میں دوپہر کے وقت جب موسم شدید گرم تھا میں حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہا کے گھر کا دروازہ بند اور اور چکی چلنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ میں نے اندر جھانک کر دیکھا تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو زمین پر سویا پایا۔ چکی خود بخود چل رہی تھی اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کا گھوارا خود بخود ہل رہا تھا۔ میں یہ منظر دیکھ کر نہایت حیران ہوئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچ کر تمام ماجرا گوش گزار کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اس شدید گرمی میں میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) روزہ رکھے ہوئے ہے اللہ عزوجل نے اس پر نیند غالب کر دی اور اس کے لئے گرمی کو ختم کر دیا اور ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے تمام کام سرانجام دیں۔"

Marfat.com

قصہ نمبر ۳۱

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعا دینا

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کھانا پکاتے وقت بھی قرآن مجید کی تلاوت کرتی رہتی تھیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب بوقت نماز ہمارے گھر کے آگے سے گزرتے تو گھر سے چکی کے چلنے کی آواز سن کر فرماتے۔

> ''اے اللہ! فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو ریاضت وقناعت کی جزائے خیر عطا فرما اور اسے فقر کی حالت میں ثابت قدم رہنے کی توفیق عطا فرما۔''

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۳۲

سائل کی مدد کرنا

نزہۃ المجالس میں منقول ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو جہیز میں ایک قمیص دی تھی۔ شادی کے کچھ عرصہ بعد ایک سائل حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے دروازے پر آیا اور صدا لگائی۔

''اے نبی کے گھر والو! میں محتاج ہوں مجھے کچھ عطا کیا جائے۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ارادہ کیا کہ اپنی پرانی قمیص اس کو دے دوں پھر خیال آیا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ تم اس وقت تک فلاح نہیں پا سکتے جب تک تم اپنی وہ شے راہِ خدا میں نہ دو جو تمہیں بہت عزیز ہو پس آپ رضی اللہ عنہا نے اپنی وہ قمیص جو حضور نبی کریم ﷺ نے جہیز میں دی تھی لا کر اس سائل کو دے دی۔

O......O......O

قصہ نمبر ۳۳

اپنا کھانا سائل کو دے دیا

حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہمیں کھانا ایک وقت کے بعد میسر آیا۔ میں، بھائی حسین (رضی اللہ عنہ) اور والد بزرگوار حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کھانا کھا چکے اور والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کھانا تناول فرمانے لگیں تو ایک سائل نے دروازے پر آ کر صدا لگائی۔

"اے رسول اللہ کی صاحبزادی! تم پر سلام ہو میں دو وقت سے بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلا دو۔"

والدہ ماجدہ نے جب اس سائل کی صدا سنی تو آپ رضی اللہ عنہا نے اپنا کھانا مجھے دیتے ہوئے فرمایا۔

"جاؤ یہ کھانا اس سائل کو دے آؤ میں نے ایک وقت کا کھانا نہیں کھایا جبکہ وہ دو وقت کا بھوکا ہے۔"

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۳۴

فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تیری باندی ہے تو اس سے راضی رہنا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ بنی سلیم کا ایک شخص حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا آپ ﷺ جادوگر ہیں۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جب اس شخص کی بات سنی تو آگے بڑھ کر اس کی گستاخی کا جواب دینے کا ارادہ کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اشارہ سے روک دیا اور اس شخص کو آخرت کے عذاب کے بارے میں بتایا آپ ﷺ کی پرتاثیر باتیں سن کر اس شخص نے معافی مانگی اور آپ ﷺ کے دست حق پر دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اس شخص کی بابت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا۔

”اسے قرآن مجید کی چند آیات سکھاؤ اور قرآن مجید کے احکامات سے آگاہ کر دو۔“

جب وہ شخص قرآن مجید کی آیات اور احکامات سیکھ چکا تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

”تمہارے پاس کس قدر مال ہے؟“

اس شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! بنی سلیم میں مجھ سے زیادہ غریب کوئی نہیں ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا۔

''تم میں سے کون اسے اونٹ خرید کر دے گا؟ جو اسے اونٹ دے گا اللہ عزوجل اس کو بہترین جزا عطا فرمائیں گے۔''

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میرے پاس ایک اونٹنی ہے وہ میں اسے دیتا ہوں۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''کون ہے جو اس کا سر ڈھانپے گا؟''

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی دستار مبارک اتار کر اس کے سر پر رکھ دی۔ پھر حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اس کے لئے کھانے کا انتظام کرو۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اٹھے اور مسجد نبوی ﷺ کے اطراف میں موجود چند گھروں سے کھانے کے بارے میں دریافت کیا لیکن کچھ نہ ملا۔ آپ رضی اللہ عنہ' حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے مکان پر تشریف لے گئے اور تمام واقعہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گوش گزار کیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا تمام واقعہ سن کر آبدیدہ ہوگئیں اور فرمایا۔

''اے سلمان (رضی اللہ عنہ)! اس خدا کی قسم جس نے میرے والد کو نبی برحق بنا کر بھیجا، ہمارے گھر میں کئی روز سے فاقہ ہے لیکن چونکہ اب تم میرے در پر آئے ہو اس لئے میں تمہیں واپس نہیں بھیجوں گی تم میری یہ چادر لے جاؤ اور شمعون یہودی کے پاس جا کر کہو کہ یہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کی چادر ہے اسے رکھ لے اور کچھ قرض دے دے۔''

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وہ چادر لے کر شمعون کے پاس پہنچے اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا پیغام اسے سنا دیا۔ شمعون نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی چادر دیکھی تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ کہنے لگا۔

''اے سلمان (رضی اللہ عنہ)! اللہ کی قسم! یہ وہی نیک پاکباز لوگ ہیں جن کی خبر اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دی تھی۔ میں صدقِ دل سے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے والد حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لاتا ہوں۔''

یہ کہہ کر شمعون نے کلمہ طیبہ پڑھا اور دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ پھر اس نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی چادر حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو واپس دی اور کچھ جو بھی عطا کر دیئے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وہ جو لے کر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے شمعون کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور ان جو کو پیس کر روٹی تیار کر کے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو دے دی۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بھی فاقہ ہے آپ رضی اللہ عنہا کچھ روٹی اپنے اور بچوں کے لئے رکھ لیجئے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

''اے سلمان (رضی اللہ عنہ)! یہ کھانا اللہ عزوجل کی راہ میں دے دیا ہے اس لئے اب اس میں سے ہمارے لئے لینا درست نہیں۔''

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وہ کھانا لے کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچے اور تمام ماجرا گوش گزار کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ کھانا بنی سلیم کے اس نومسلم کو عطا فرمایا اور اپنی دخترِ نیک اختر کے گھر تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

جب اپنی بیٹی کے چہرہ کو دیکھا تو وہاں فاقہ اور نقاہت کی وجہ سے زردی چھائی ہوئی تھی۔ آپ ﷺ نے اپنا رخِ انور آسمان کی جانب اٹھایا اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے حق میں یوں دعائے خیر فرمائی۔

"الٰہی! فاطمہ (رضی اللہ عنہا) تیری باندی ہے تو اس سے راضی رہنا۔"

رنگ باغِ بہار رسالت ہیں فاطمہ
سرچشمہ ریاضِ ولایت ہیں فاطمہ
امید گاہ حشر و قیامت ہیں فاطمہ
دنیا میں وجہ آیت رحمت ہیں فاطمہ

O....O....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۳۵

نذر کے روزے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ سردارانِ نوجوان اہل جنت حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم بیمار ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ان کی عیادت کے لئے گئے۔ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ رضی اللہ عنہ ان کی صحت کے لئے نذر مان لیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے نذر مان لی کہ جب میرے دونوں بیٹے صحت یاب ہوں گے تو میں اور میری زوجہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا تین روزے رکھیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے فضل و کرم سے حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم کو صحت کاملہ نصیب ہوئی اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اپنی نذر پوری کرنے کے لئے تین روزے رکھے۔ جب پہلا روزہ رکھا تو افطار کے وقت گھر میں کوئی چیز موجود نہ تھی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قرض لیا اور تھوڑے سے جو لاکر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دیئے جنہیں پیس کر انہوں نے آٹا تیار کیا۔ جب شام کو افطار کے وقت کھانا تیار ہوا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا، حضرت سیّدنا امام حسن و حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم دسترخوان پر افطار

Marfat.com

کے لئے تشریف فرما ہوئے تو دروازے پر کسی سائل نے آواز دی۔

"اے نبی کے گھر والو! میں مسکین ہوں اور کئی دن سے بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا ہم یہ کھانا اس مسکین کو دے دیتے ہیں اور پھر وہ سارا کھانا اس مسکین کو دے دیا گیا اور گھر والے فاقہ سے رہے۔ اگلے روز بھی روزہ رکھا گیا اور جب افطار کا وقت ہوا اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کھانا تیار کیا۔ جب سب گھر والے دسترخوان پر افطار کے لئے بیٹھے تو اس دوران ایک سائل نے آواز دی۔

"اے نبی کے گھر والو! میں یتیم ہوں مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا یہ کھانا اس یتیم کو دے دیں ہم پانی پی کر روزہ افطار کرلیں گے۔ تیسرے دن بھی روزہ رکھا گیا اور جب افطار کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے دسترخوان بچھایا تو دروازے پر ایک سائل نے آواز دی۔

"اے نبی کے گھر والو! میں غلام ہوں اور کئی دن سے بھوکا ہوں مجھے کچھ کھانے کے لئے دو۔"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا یہ کھانا اسے دے دیں۔ حضرت سیّدنا

Marfat.com

علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے وہ کھانا اس غلام کو دے دیا اور یوں ایک مرتبہ پھر سب گھر والوں نے پانی سے روزہ افطار کیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہما کی صحت یابی کے لئے مانی گئی نذر کے تین روزے پورے ہو چکے تھے اور تین دن کے فاقہ نے انہیں انتہائی کمزور کر دیا تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ جب ملنے کے لئے آئے اور اپنے اہل وعیال کو اس حال میں دیکھا تو آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپ ﷺ نے انہیں صبر کی تلقین کی۔ اس دوران حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور بعد سلام عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کے اہل بیت کے اس فعل کو بے حد پسند کیا اور اللہ عزوجل ان کے حق میں فرماتا ہے۔

> ”وہ جو اپنی نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جب برائی پھیلی اور وہ کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت میں مسکین کو اور یتیم کو اور غلام کو اور کہتے ہیں ہم یہ سب خاص اللہ کی رضا کے لئے کرتے ہیں اور بدلہ میں شکر طلب نہیں کرتے بے شک ہمیں اپنے رب سے ایسے دن کا خوف ہے جو بے حد سخت ہے اور اللہ انہیں اس دن کے شر سے محفوظ رکھے گا اور انہیں تازگی و شادمانی عطا فرمائی اور ان کے صبر پر ان کے لئے جنت کی بشارت دی اور ریشمی کپڑے عطا فرمائے، وہ جنت میں تخت پر تکیہ لگائے ہوں گے اور وہاں نہ دھوپ گی اور نہ سردی اور درختوں کے سائے ان پر جھکے ہوں گے اور ان کے گچھے ان کے لئے جھکا

Marfat.com

دیئے ہوں گے اور ان پر چاندی کے برتن اور کوزے ہوں گے جو شیشہ کی مثل ہوں گے، کیسے شیشے چاندی کے ساقیوں نے انہیں پورے اندازہ پر رکھا ہوگا اور اس میں انہیں جام پلائے جائیں گے جس کی ملونی ادرک ہوگی اور وہ ادرک کیا ہے؟ جنت میں ایک چشمہ ہے جسے سلسبیل کہتے ہیں اور اس کے گرد خدمت گار پھریں گے ہمیشہ رہنے والے جنہیں آپ دیکھیں گے تو موتی بکھرے ہوئے سمجھیں گے اور جب اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائیں گے تو سکون پائیں گے اور بڑی سلطنت ان کے بدن پر ہے، کریب کے سبز کپڑے اور قناویز کے اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائیں جائیں گے اور ان کے رب کی جانب سے انہیں پاکیزہ شراب پلائی جائے گی اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارا انعام ہے اور تمہاری محنت قبول ہوئی۔" (سورۃ الدھر)

O---O---O

Marfat.com

قصہ نمبر ۳۶

فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک روز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا کہ عورتوں کے لئے بہترین چیز کون سی ہے؟ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مجھ سمیت خاموش ہو گئے۔ گھر آ کر میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے یہی سوال کیا تو آپ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا۔

''عورتوں کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ وہ کسی مرد کو نہ دیکھیں اور نہ ہی کوئی مرد ان کو دیکھ سکے۔''

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں فوراً حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کے سوال کا جواب پیش کیا اور کہا کہ مجھے یہ جواب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔''

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۳۷

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا پردہ

جس کا آنچل نہ دیکھا مہ و مہر نے
اس ردائے نزاہت پہ لاکھوں سلام

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ اپنے نابینا صحابی حضرت ابن مکتوم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر گئے تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ان سے پردہ کرلیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے ان سے پردہ کیوں کرلیا یہ تو نابینا ہیں؟ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔

"بابا جان! وہ نابینا ہیں جبکہ مجھے نظر آتا ہے۔"

O---O---O

Marfat.com

قصہ نمبر ۳۸

نورِ فاطمہ رضی اللہ عنہا

نزہۃ المجالس میں منقول ہے جب ابوالبشر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو تخلیق کیا گیا اور نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ علیہ السلام میں تفویض کیا گیا تو آپ علیہ السلام کے حسن و جمال کا یہ عالم تھا کہ آپ علیہ السلام کا دایاں رخسار سورج کی شعاعوں پر اور بایاں رخسار چاند کی روشنی پر غالب تھا پس جب حضرت حوا علیہا السلام کو تخلیق کیا گیا تو وہ بھی بے پناہ حسن کی مالک تھیں۔ جس وقت دونوں جنت میں تھے تو ایک روز پھرتے ہوئے ان کے درمیان یہ موضوع زیر بحث آیا کہ اللہ عزوجل نے ہم سے زیادہ کسی کو حسین پیدا نہیں فرمایا۔ ابھی دونوں کے درمیان یہ گفتگو جاری تھی کہ حضرت جرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق انہیں لے کر جنت کے ایک محل میں چلے گئے جو سرخ یاقوت کا بنا ہوا تھا۔ اس محل کے اندر زمرد کے پایوں والا ایک سنہری تخت بچھا ہوا تھا جس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔ اس لڑکی کے سر مبارک پر سونے کا تاج تھا اور جسم مبارک سے نور کی شعاعیں بلند ہو رہی تھیں۔

حضرت سیدنا آدم علیہ السلام نے جب یہ سراپا دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کیا کہ الٰہی! یہ کون ہے؟ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا کہ یہ لڑکی فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا کہ الٰہی! اس کا شوہر کون ہو گا؟ حضرت جرائیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ وہ انہیں حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے شوہر سے ملوائیں چنانچہ

Marfat.com

حضرت جبرائیل علیہ السلام انہیں لے کر ایک اور دروازے کی جانب بڑھ گئے۔ جب اس دروازے کو کھولا گیا تو سونے کے ایک تخت پر ایک خوبصورت نورانی چہرے والا نوجوان تشریف فرما تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ یہ علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب ہیں اور ان کا نکاح حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ہوگا۔

حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے اس مبارک جوڑے کو دعا دی اور وہاں سے واپس تشریف لے آئے۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۳۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے زیادہ کسی کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشابہ نہیں دیکھا۔ آپ رضی اللہ عنہا اپنی گفتگو، اپنی چال اور اپنے حسن خلق میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہت رکھتی تھیں۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۴۰

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی نشست سے کھڑے ہونا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کے لئے تشریف لاتی تھیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نشست سے کھڑے ہو جاتے اور انہیں پیار ومحبت سے اپنے ساتھ بٹھاتے اور ان کی نہایت عزت وتوقیر کرتے تھے۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۴۱

لباسِ فاخرہ

شواہد النبوۃ میں منقول ہے کہ ایک مرتبہ مہاجرین و انصار کی کچھ عورتیں ایک جگہ جمع ہوئیں تو انہوں نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے درخواست کی کہ وہ بھی ان کے اس اجتماع میں شامل ہوں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس اس اجتماع میں جانے کے لئے مناسب لباس نہ تھا اس لئے آپ رضی اللہ عنہا نے تامل کا اظہار کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب علم ہوا تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

''بیٹی! تم جاؤ دوسروں کو مایوس کرنا اچھا نہیں اور ہمارا طریقہ ہے کہ ہم دوسروں کو ناامید نہیں کرتے۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے پر اس اجتماع میں شامل ہوگئیں۔ جب آپ رضی اللہ عنہا اس اجتماع سے لوٹیں تو چہرہ پر تاسف کے آثار تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا کو دلاسہ دیا اور اس اجتماع میں شامل ایک عورت کو بلوا بھیجا۔ جب وہ عورت تشریف لائی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے اس اجتماع کی بابت دریافت کیا تو اس عورت نے بتایا کہ اس اجتماع میں حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا لباس سب سے زیادہ فاخرہ تھا اور ہم تمام عورتیں ان کے لباس پر رشک کر رہی تھیں۔

Marfat.com

جب وہ عورت چلی گئی تو حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ مجھے اپنے عمدہ کپڑے نظر کیوں نہ آئے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

"تمہارا لباس یہی تھا لیکن وہ تمہارے جسم سے لگنے کی وجہ سے ان تمام عورتوں کے لباسوں سے عمدہ تھا۔"

Marfat.com

قصہ نمبر ۴۲

جنتی لباس

نزہۃ المجالس میں منقول ہے کہ جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ہوا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں تشریف لائے اور عرض کیا۔

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو سلام کہتا ہے اور اللہ عزوجل نے سندس اخضر جو کہ جنتی عورتوں کا خاص لباس ہے وہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لئے بھیجا ہے۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو اللہ عزوجل کا سلام اور تحفہ پہنچایا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جب وہ لباس زیب تن کیا تو آپ رضی اللہ عنہا کا نور مشرق ومغرب میں چھا گیا۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۴۳

دعائے خیر و برکت

ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے دیکھا کہ ان کے گھر کے دروازے پر ایک رنگین پردہ لٹکا ہوا ہے اور پھر جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ملے تو ان کے ہاتھ میں چاندی کے دو کنگن دیکھے۔ آپ ﷺ بغیر کچھ گفتگو کئے واپس لوٹ آئے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جب حضور نبی کریم ﷺ کا رویہ دیکھا تو بے تحاشا رو پڑیں۔ اس دوران حضور نبی کریم ﷺ کے غلام حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہا کے گھر کسی کام سے تشریف لائے۔ انہوں نے جب آپ رضی اللہ عنہا کو روتے دیکھا تو رونے کی وجہ دریافت کی۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے سارا ماجرا انہیں سنایا اور اپنے دونوں کنگن اور دروازے کا پردہ اتار کر انہیں دے دیا اور کہا کہ یہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کرنا کہ وہ اسے راہِ خدا میں خرچ کر دیں۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ جب وہ چیزیں لے کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے تو حضور نبی کریم ﷺ نے آپ رضی اللہ عنہا کے حق میں دعائے خیر و برکت فرمائی اور ان اشیاء کو فروخت کر کے ان کی قیمت اصحابِ صفہ کے خرچ کے لئے وقف کر دی۔

Marfat.com

قصہ نمبر ٤٤

حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے جنتی جوڑے

سمجھے نہیں جو نبی کو وہ سمجھیں گے کیا انہیں
ہو کم نظر کو کس طرح عرفانِ فاطمہ

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کے آخری روزے میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہم نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ضد کی کہ ہمیں عید کے لئے نئے کپڑے بنوا دیں۔ گھر میں اس وقت نہایت تنگدستی کا عالم تھا اور نئے کپڑے بنانے بہت مشکل تھے۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ان کی ضد دیکھتے ہوئے وعدہ کر لیا کہ تم دونوں عید پر نئے کپڑے ہی پہنو گے۔ اس رات آپ رضی اللہ عنہا ساری رات جاگتیں رہیں اور اللہ عزوجل کی عبادت میں مشغول رہیں۔ تہجد کے نوافل ادا کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا کرتے ہوئے کہا۔

”الٰہی! میں تیری کنیز ہوں اور تو میرے وعدے کو پورا فرمانے والا ہے۔ الٰہی! تو جانتا ہے کہ میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی کبھی جھوٹا وعدہ کیا ہے۔ الٰہی! میں نے اپنے بچوں سے کپڑوں کا جو وعدہ کیا ہے اسے پورا فرما دے۔“

صبح ہوئی تو حسنین کریمین رضی اللہ عنہم نے اپنے کپڑے مانگے تو حضرت سیّدہ

فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

''میں ابھی لے کر آتی ہوں۔''

اسی وقت اللہ عزوجل نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا اور وہ حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے لئے جنت کے دو جوڑے لے کر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچے اور انہیں پیش کر دیئے۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۴۵

حق ہمسائیگی ادا کرنا

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پڑوس میں ایک یہودی رہتا تھا جو دین اسلام کا سخت دشمن تھا۔ اللہ عزوجل نے اس یہودی کو ہدایت بخشی اور وہ اپنے اہل خانہ سمیت دائرہ اسلام میں داخل ہو گیا۔ اس یہودی کے اسلام قبول کرنے کی وجہ سے اس کے خاندان نے اس کا بائیکاٹ کر دیا۔ خاندان کی جانب سے بائیکاٹ کرنے کی وجہ سے اس کا کاروبار ختم ہو گیا اور وہ نہایت مفلسی کی زندگی بسر کرنے لگا۔ کچھ عرصہ بعد اس کی بیوی انتقال فرما گئی۔ چونکہ اس کے خاندان والوں نے اس کا بائیکاٹ کر رکھا تھا اس لئے اس کے گھر میں اس کی بیوی کی میت پڑی تھی اور کوئی غسل دینے والا نہ تھا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو جب علم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہا اپنی خادمہ حضرت فضہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ اس کے گھر گئیں اور حق ہمسائیگی ادا کرتے ہوئے اس کی بیوی کو غسل دے کر کفن پہنایا۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ٤٦

بھوک نے کبھی اذیت نہ دی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ کوہِ صفا پر حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔

''اللہ عزوجل نے مجھے زمین و آسمان کے خزانوں کی کنجیاں دے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا ہے۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''میں نے فقر و فاقہ اختیار کیا ہے اور میں اور میرے اہل بیت اس پر راضی ہیں۔''

چنانچہ ایک روز حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس حالت میں حاضر ہوئیں کہ آپ رضی اللہ عنہا کا چہرہ فاقہ کشی کی وجہ سے زرد ہو رہا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گردن پر ہاتھ پھیرا اور ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ اس دن کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے چہرہ سے بھوک کے آثار جاتے رہے اور بھوک نے انہیں کبھی اذیت نہ دی۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۴۷

واقعہ مباہلہ

شواہد النبوۃ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کا مقصد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مناظرہ کرنا تھا۔ ان عیسائیوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''وہ اللہ عزوجل کے بندے اور رسول ہیں اور کنواری مریم علیہا السلام کی جانب القا کیے گئے۔''

عیسائی بولے وہ تو (معاذ اللہ) اللہ کے بیٹے ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وہ کیسے؟ عیسائی بولے کیا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا دیکھا جو بغیر باپ کے پیدا ہوا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''اگر یہ دلیل ہے تو حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق تم کیا رائے رکھتے ہو کہ وہ بغیر ماں باپ کے پیدا کیے گئے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تو ماں تھیں اور باپ نہ تھے۔''

ان عیسائیوں کے پاس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات کا کوئی جواب نہ تھا مگر وہ اپنی ہٹ دھرمی کی بناء پر جھگڑنے لگے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم مباہلہ کر لو جو سچا ہوا وہ بچ جائے گا اور جو غلط ہوا وہ برباد ہو گا اور حق و باطل عقائد بھی واضح ہو جائیں گے۔

Marfat.com

اللہ عزوجل نے اس موقع پر سورۂ آل عمران کی آیت نمبر ۶۱ نازل فرمائی۔

''یہ آپ سے (عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق) حجت کریں اس کے، کہ آپ کو اس کا علم آ چکا (پس) فرما دیجئے ہم بلاتے ہیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہو۔''

عیسائی وفد نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی تو کہا ہمیں تین دن کی مہلت دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تین دن کی مہلت دے دی اور پھر تین دن گزرنے کے بعد وہ عیسائی وفد عمدہ قبائے زیب تن کئے اپنے نامور پادریوں کے ہمراہ واپس لوٹا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تھے، بائیں ہاتھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام رکھا تھا جبکہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سب سے فرما رہے تھے جب میں دعا کروں تو تم سب آمین کہنا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔

''اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

عیسائی وفد میں موجود سب سے بڑے پادری نے جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اہل بیت کے ہمراہ دیکھا تو بے ساختہ پکار اٹھا۔

''بے شک میں ایسے چہرے دیکھتا ہوں کہ اگر یہ بارگاہِ الٰہی میں دعا کریں کہ اے اللہ! ان پہاڑوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دے تو وہ ان پہاڑوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دے اور تم ان سے ہرگز مباہلہ

Marfat.com

نہ کرو ورنہ ہلاک کر دیئے جاؤ گے اور پھر روئے زمین پر کوئی بھی عیسائی باقی نہ رہے گا۔''

عیسائی وفد نے جب اپنے بڑے پادری کی بات سنی تو حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض کیا ہم آپ ﷺ سے مباہلہ نہیں کرتے، آپ ﷺ اپنے دین پر رہیں اور ہم اپنے دین پر رہیں گے۔ پھر ان عیسائیوں نے جزیہ کی شرط پر صلح کر لی۔

حضور نبی کریم ﷺ نے اس موقع پر فرمایا۔

''قسم ہے اللہ عزوجل کی جس کا عذاب ان کے سروں پر تھا اور اگر یہ مباہلہ کرتے تو یہ بندر اور خنزیر بن جاتے اور ان کے گھر جل کر خاکستر ہو جاتے اور ان کے چرند و پرند سب نیست و نابود ہو جاتے۔''

O......O........O

Marfat.com

قصہ نمبر ۴۸

سونے کی زنجیر

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ملاقات کے لئے ان کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گلے میں اس وقت سونے کی ایک زنجیر تھی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر حضور نبی کریم ﷺ کو دکھائی اور کہا یہ مجھے ابوالحسن (حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ) نے دی ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیا تمہیں اچھا لگتا ہے کہ لوگ کہیں کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد ﷺ کے ہاتھوں میں جہنم کی زنجیر ہو؟''

یہ فرما کر حضور نبی کریم ﷺ وہاں سے تشریف لے گئے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر فروخت کر کے اس کی قیمت سے ایک غلام آزاد کر دیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کو جب معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

''تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کو دوزخ سے نجات عطا فرمائی۔''

قصہ نمبر ۴۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادتِ کریمہ

روایات میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی کسی غزوہ میں شمولیت کے لئے یا پھر کسی سفر کی غرض سے نکلتے تو سب سے آخر میں حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور جب بھی کسی غزوہ یا سفر سے واپس لوٹتے تو سب سے پہلے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر ہی تشریف لے جاتے تھے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھتیں تو ان کے ہاتھ چومتیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے تھے۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۵۰

جنتی عورتوں کی سردار

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے کہا کہ مجھے اجازت دیجئے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں اور اپنی بخشش کے لئے دعا کرواؤں۔ والدہ محترمہ نے مجھے اجازت دے دی تو میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مغرب اور عشاء کی نماز میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ادا کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز کی ادائیگی کے بعد گھر روانہ ہونے لگے تو میں پیچھے چل پڑا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔

"تمہیں کیا حاجت ہے؟ تمہیں اور تمہاری ماں کو اللہ بخشے ابھی ایک فرشتہ میرے پاس آیا جو اس سے قبل میرے پاس نہیں آیا تھا اس نے اللہ کا سلام مجھے پیش کیا اور بشارت دی کہ میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسنین (رضی اللہ عنہم) جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔"

قصہ نمبر ۵۱

بروزِ حشر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ ہوں گی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر گیا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت آرام فرما رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! بے شک میں، تو اور یہ سونے والا، حسن اور حسین رضی اللہ عنہم سب قیامت میں ایک ہی جگہ پر ہوں گے۔''

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۵۲

الفت سو جگہ نفع پہنچاتی ہے

حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے محبت کرے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا اور جو کوئی اس سے دشمنی رکھے گا وہ جہنم واصل ہوگا اور میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کی الفت سو جگہ نفع پہنچاتی ہے اور ان جگہوں میں سے چند ایک موت کے وقت، قبر میں حساب و کتاب کے وقت، میزان اور پل صراط کے وقت اور روزِ محشر حساب کے وقت شامل ہیں اور میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) جس شخص سے خوش ہوگی میں اس سے خوش ہوں گا اور اللہ بھی اس سے خوش ہوگا اور میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) جس سے ناراض ہوگی اس سے میں بھی ناراض ہوں گا اور اس سے اللہ بھی ناراض ہوگا اور جو شخص ان کے شوہر علی (رضی اللہ عنہ) اور ان کی اولاد پر ظلم کرے گا اس کے لئے ہلاکت ہے۔

O......O......O

قصہ نمبر ۵۳

ترازو دو پلڑوں پر قائم رہتا ہے

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دائیں اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بائیں جانب گود میں تشریف فرما ہیں جبکہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تشریف فرما ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھ کر فرمایا۔

”اے علی (رضی اللہ عنہ)! حسن اور حسین رضی اللہ عنہم دونوں میزان کے پلڑے ہیں جبکہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس کا ترازو ہے اور ترازو دو پلڑوں پر ہی قائم رہتا ہے جبکہ تم روزِ محشر لوگوں کا اجر تقسیم کرو گے۔“

Marfat.com

قصہ نمبر ۵٤

تمام جہان کی عورتوں کی سردار

حضرت عمران ابن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے میری پیاری بیٹی! کیا تو اس بات پر خوش نہیں ہے کہ تم سارے جہان کی عورتوں کی سردار ہو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ حضرت مریم رضی اللہ عنہا بنت عمران بھی تو ہیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار تھیں اور تم اپنے زمانہ کی عورتوں کی سردار ہو اور تمہارے شوہر علی (رضی اللہ عنہ) دنیا و آخرت کے سردار ہیں۔

O.......O.......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۵۵

اللہ نے اہل بیت سے ناپاکی دور فرمادی

حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت شیبہ سے مروی ہے فرماتی ہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں نے ایک صبح حضور نبی کریم ﷺ کو گھر سے باہر جاتے دیکھا اور آپ ﷺ نے اس وقت ایک چادر اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اون سے کجادوں کے نقش بنے ہوئے تھے پس حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ آئے تو آپ ﷺ نے انہیں اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا۔ پھر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا آئیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا۔ پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ آئے اور آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا اور پھر آپ ﷺ نے فرمانِ الٰہی کی تلاوت کی۔

"اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو! تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف ستھرا کر دے۔"

(الاحزاب: ۳۳)

O.....O.......O

Marfat.com

قصہ نمبر ٥٦

کھانے میں برکت کا قصہ

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات ہم نے فاقہ سے گزاری صبح ہوئی اور میں کھانے کی تلاش میں نکلا تو راستہ میں ایک درہم پڑا ہوا ملا، میں نے اسے اٹھالیا اور اس سے آٹا اور گوشت خرید کر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لا کر دیا۔ انہوں نے آٹا گوندھ کر روٹیاں پکائیں اور جب فارغ ہوئیں تو کہنے لگیں اگر میرے والد بزرگوار بھی ہوتے تو میں ان کی دعوت کرتی۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت پہلو کے بل آرام فرما رہے تھے اور فرما رہے تھے میں بھوک سے اللہ عزوجل کی پناہ چاہتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے پاس کچھ کھانا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائیں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اس وقت ہنڈیا جوش مار رہی تھی۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں سے عائشہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے بھی نکالو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ایک بڑے پیالے میں ان کے لئے نکال دیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں سے حفصہ (رضی اللہ عنہا) کے لئے بھی نکالو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان کے لئے بھی ایک پیالے میں نکال دیا حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے

نکلوایا پھر فرمایا اب اپنے والد اور شوہر کے لئے بھی نکالو۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ہمارے لئے بھی نکال دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اب نکالتے جاؤ اور کھاتے جاؤ۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نکالنے کے بعد ہنڈیا اٹھائی تو وہ ویسے ہی بھری ہوئی تھی پھر جب تک اللہ عزوجل نے چاہا ہم اس میں سے کھاتے رہے۔

○......○......○

Marfat.com

قصہ نمبر ۵۷

پیٹ پر پتھر باندھنے کا واقعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ خاتونِ جنت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ بھوک کی شدت سے نڈھال ہیں۔ آپ ﷺ نے جب حال دریافت کیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ تین دن سے فاقہ کشی کا عالم ہے اور پھر انہوں نے اپنے پیٹ پر باندھے ہوئے تین پتھر دکھائے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جواباً اپنے پیٹ سے کپڑا ہٹایا تو آپ ﷺ نے چار پتھر باندھ رکھے تھے۔

پھر حضور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے مضافات میں چلے گئے اور دیکھا کہ ایک کنوئیں پر ایک اعرابی پانی نکال رہا ہے، آپ ﷺ نے اسے پیش کش کی کہ اگر میں اسے پانی نکال دوں تو وہ کیا مزدوری دے گا؟ اس اعرابی نے کہا میں آپ ﷺ کو ایک ڈول کے بدلے تین کھجوریں دوں گا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے کنوئیں سے پانی نکالنا شروع کر دیا اور آٹھ مرتبہ اس کنوئیں سے پانی نکالا اور اس اعرابی نے بدلہ میں چوبیس کھجوریں دیں۔ آپ ﷺ نے جب نویں مرتبہ ڈول اس کنوئیں میں ڈالا تو رسی ٹوٹ گئی اور ڈول کنوئیں میں گر گیا، وہ اعرابی غصہ میں آ گیا اور اس نے وہ چوبیس کھجوریں چھین لیں اور غصہ میں آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی جانب اپنا ہاتھ بڑھایا۔

Marfat.com

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم ناراض کیوں ہوتے ہو اور پھر آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک کنوئیں میں ڈالا اور وہ ڈول نکال کر اسے دے دیا۔ وہ اپنی اس حرکت پر نادم ہوا اور وہ چوبیس کھجوریں آپ ﷺ کو واپس کر دیں۔

حضور نبی کریم ﷺ وہاں سے واپس لوٹ آئے۔ وہ اعرابی چونکہ آپ ﷺ کو جانتا نہ تھا اس لئے اس نے ایسی گستاخی کی پھر جب اسے علم ہوا کہ وہ رسول اللہ ﷺ تھے تو وہ اپنی اس حرکت پر نادم ہوا اور اس نے اپنا ہاتھ کاٹ دیا جو اس نے آپ ﷺ کے چہرہ کی جانب بڑھایا تھا اور اپنے کٹے ہوئے ہاتھ سے خون کو صاف کرتا آپ ﷺ کی تلاش میں نکلا اور پھر اسے پتہ چلا آپ ﷺ اس وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہراؓ کے حجرہ میں موجود ہیں۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہراؓ نے آپ ﷺ کو بتایا کہ کوئی اعرابی آیا ہے جس کا ہاتھ کٹا ہوا ہے اور اس کے بازو سے خون بھی ٹپک رہا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور اس اعرابی کو دیکھا جو اپنی غلطی پر نادم ہو رہا تھا اور اپنا کٹا ہوا ہاتھ آپ ﷺ کو دکھا رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ میں نے اپنا وہ ہاتھ کاٹ ڈالا جس نے آپ ﷺ کی شان میں گستاخی کی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم دیر کس بات کی کرتے ہو آؤ اور سلامتی والے مذہب کو قبول کر لو۔ اس نے عرض کیا آپ ﷺ رحمت للعالمین ہیں کیا میرا ہاتھ بھی لوٹا دیں گے؟ آپ ﷺ نے اسے کلمہ پڑھایا اور اپنا لعابِ دہن اس کے کٹے ہوئے ہاتھ پر لگایا تو اس کا ہاتھ ٹھیک ہو گیا۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۵۸

اے اللہ! تو ان سے راضی ہو جا

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ نے اپنی چادر بچھائی ہوئی تھی پس اس پر آپ ﷺ میں یعنی حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ، حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا، حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم بیٹھ گئے اور آپ ﷺ نے اس چادر کے کنارے پکڑے اور ان پر ڈال کر اس میں گرہ لگا دی اور فرمایا۔

"اے اللہ! تو ان سے راضی ہو جا جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔"

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۵۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب

حضرت جمیع بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں اپنی پھوپھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اور پھر میں نے عرض کیا کہ مردوں میں سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ان کے شوہر علی (رضی اللہ عنہ)۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۶۰

شجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شاخ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''میں ایک درخت ہوں اور فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اس کی ایک شاخ ہے، علی (رضی اللہ عنہ) اس کا شگوفہ ہے اور حسن و حسین (رضی اللہ عنہم) اس کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، یہ سب جنت میں ہوں گے، یہ حق ہے حق ہے۔''

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ٦١

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے پریشان ہونا

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک غزوہ سے واپس لوٹے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات زیادہ پسند تھی کہ جب بھی سفر سے واپس لوٹتے تو مسجد میں دو رکعت نماز ادا فرماتے اس کے بعد اپنی بیٹی حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جاتے اور پھر ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے ہاں تشریف لے جاتے۔

حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت نماز ادا کرنے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ستقبال کے لئے دروازہ پر آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چومنا شروع کر دیا اور رونے لگیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔

''فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! کیوں روتی ہو؟''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔

''بابا جان! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک کا رنگ مشقت کی وجہ سے متغیر ہو چکا ہے اور کپڑے پھٹ چکے ہیں انہیں دیکھ کر مجھے رونا آگیا۔''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تم یوں نہ رو، اللہ عزوجل نے تمہارے باپ کو ایک ایسے کام کے لئے بھیجا کہ روئے زمین پر کوئی اینٹ اور گارے کا مکان اور نہ کوئی ادنیٰ سوتی خیمہ بچے گا جس میں اللہ عزوجل کا یہ کام یعنی دین اسلام نہ پہنچا دوں اور یہ دین وہاں پہنچ کر رہے گا جہاں تک دن اور رات کی پہنچ ہے۔''

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ٦٢

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ سے خون صاف کرنا

غزوۂ احد کے موقع پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب زخمی ہوئے اور یہ افواہ پھیلی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کر دیا گیا تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا بھی ان میں شامل تھیں جو شدتِ غم سے نڈھال میدانِ جنگ میں پہنچیں اور جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو حواس بحال ہوئے اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خون آلود چہرہ صاف کرنا شروع کیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے اس کردار کے متعلق حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دانت مبارک غزوہ احد میں شہید ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک میں کڑیاں پیوست ہو گئیں اور خون جاری ہو گیا جو رکنے کا نام نہ لیتا تھا۔ اس موقع پر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا آئیں اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ مبارک سے خون صاف کیا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پانی ڈالتے تھے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جب دیکھا خون نہیں رک رہا تو انہوں نے ٹاٹ کا ایک ٹکڑا جلایا اور اس کی راکھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زخم میں بھر دی جس سے خون نکلنا بند ہو گیا۔

Marfat.com

قصہ نمبر ٦٣

بیش قیمت چادر

حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک بیش قیمت چادر جس میں سونے کے تار تھے بطورِ ہدیہ بھیجی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اسے قبول فرمالیا اور ارشاد فرمایا یہ چادر میں اسے دوں گا جو اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کو دوست رکھتا ہے اور اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ بھی اسے دوست رکھتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جب حضور نبی کریم ﷺ کا فرمان سنا تو ہر ایک کے دل میں اس چادر کو حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوا اور وہ سب حضور نبی کریم ﷺ کی جانب دیکھنے لگے کہ آپ ﷺ یہ چادر کس کو عنایت کرتے ہیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے قدرے توقف کے بعد دریافت کیا علی (رضی اللہ عنہ) کہاں ہے؟ اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس وقت وہاں موجود نہ تھے۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! علی (رضی اللہ عنہ) اس وقت گھر پر ہیں۔ آپ ﷺ نے انہیں بلا بھیجا۔ جب بلانے والے نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو جا کر بتایا کہ حضور نبی کریم ﷺ انہیں یاد کر رہے ہیں اور بلانے کا مقصد بھی بتایا۔

راوی کہتے ہیں حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ جب گھر سے روانہ ہونے لگے تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ کہاں جاتے ہیں؟ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کے بلانے اور شاہ نجاشہ کی

Marfat.com

جانب سے بطورِ ہدیہ آنے والی بیش قیمت چادر کے عنایت کرنے کے متعلق بتایا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم اس بیش قیمت چادر کو لے کر کیا کریں گے؟ جس رب العالمین نے ہمیں یہ بیش قیمت چادر عطا فرمائی ہے ہم وہ اسی کی راہ میں خرچ کر دیتے ہیں اور ہم اس چادر کو حاجت مندوں، غرباء و مساکین پر خرچ کر دیتے ہیں۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی بات سنی اور اس کے بعد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چادر آپ رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرمائی اور فرمایا کہ تم دیگر لوگوں کی نسبت اس کا زیادہ حق رکھتے ہو۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چادر لی اور پھر مدینہ منورہ کے مشہور بازار سوق اللیل میں گئے اور اس چادر سے سارا سونا نکلوا کر اسے غرباء و مساکین میں تقسیم کر دیا اور اس میں سے معمولی سی بھی مقدار اپنے لئے نہ رکھی۔ پھر گھر آ کر آپ رضی اللہ عنہ نے سارا واقعہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بتایا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اللہ عزوجل کا شکر ادا کیا اور اس دن گھر میں فاقہ تھا اور کسی نے کچھ نہ کھایا تھا۔

O……O……O

Marfat.com

قصہ نمبر ٦٤

روزِ محشر ستر ہزار حوروں کے ساتھ آمد

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''روزِ محشر ندا ہوگی کہ اے میدانِ حشر میں جمع ہونے والو! اپنی نگاہوں کو نیچا کرلو کیونکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری آرہی ہے اور پھر آپ رضی اللہ عنہا ستر ہزار حوروں کے ساتھ آئیں گی اور برق کی رفتار سے وہاں سے گزر جائیں گی۔''

Marfat.com

قصہ نمبر ٦٥

والدہ کی قبر پر حاضری اور قلبی کیفیت سیّدۃ النساء رضی اللہ عنہا

۱۰ ھ میں حضور نبی کریم ﷺ جب چالیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ حج بیت اللہ شریف کے لئے تشریف لے گئے۔ حج بیت اللہ کے اس سفر میں آپ ﷺ کے ہمراہ امہات المومنین رضی اللہ عنہن اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدنا امام حسن و حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم اور حضرت سیّدہ زینب رضی اللہ عنہا بھی تھے۔

مکہ مکرمہ پہنچنے کے بعد اور طواف بیت اللہ سے فارغ ہونے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ اپنی والدہ ماجدہ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے مزارِ پاک واقع جنت معلیٰ تشریف لے گئیں۔ ہجرت مدینہ کے بعد آپ رضی اللہ عنہا چونکہ پہلی مرتبہ مکہ مکرمہ تشریف لائی تھیں اور والدہ ماجدہ کے وصال کے بعد یہ پہلا موقع تھا کہ آپ رضی اللہ عنہا اپنی والدہ ماجدہ کے مزارِ پاک پر حاضر ہوئی تھیں اس لئے آپ رضی اللہ عنہا کی آنکھوں سے والہانہ آنسو جاری ہو گئے۔

والدہ کے وصال کے وقت حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا گو کہ کم سن تھیں مگر پھر بھی آپ رضی اللہ عنہا کو والدہ ماجدہ کا شفقت بھرا انداز یاد تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا کو وہ دن

بھی یاد تھے جب والدہ ماجدہ اور والد بزرگوار نے شعب ابی طالب میں انتہائی مشکل وقت گزارا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہا جب والدہ ماجدہ کے مزارِ پاک سے رخصت ہونے لگیں تو آپ رضی اللہ عنہا کا دل آنسو بہانے کی وجہ سے نرم ہو چکا تھا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا اس دوران جتنے روز بھی مکہ مکرمہ میں رہیں جنت معلیٰ میں اپنی والدہ ماجدہ کے مزارِ پاک اور اپنے آباؤ اجداد کی قبور پر حاضر ہوتی رہیں۔

O......O......O

قصہ نمبر ٦٦

امت کے گنہگاروں کی بخشش

جامع المعجزات میں منقول ہے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کی بہت زیادہ عزت کیا کرتے تھے اور حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی دعوت کی اور عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت میرے گھر تشریف لائیں اور کھانا تناول فرمائیں۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دعوت قبول فرمالی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ آپ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جانے کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ رضی اللہ عنہ، حضور نبی کریم ﷺ کے پیچھے پیچھے چلنا شروع ہو گئے اور حضور نبی کریم ﷺ کا ایک ایک قدم مبارک جو آپ رضی اللہ عنہ کے گھر کی طرف چلتے ہوئے زمین پر پڑتا اسے گنتے رہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے پوچھا۔

''عثمان رضی اللہ عنہ! تم میرے قدم کیوں گن رہے ہو؟''

حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں، میں چاہتا ہوں آپ ﷺ کے ایک ایک قدم مبارک کے عوض

آپ ﷺ کی تعظیم کی خاطر ایک ایک غلام آزاد کروں۔"

چنانچہ روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے گھر تک حضور نبی کریم ﷺ کے جتنے قدم مبارک زمین پر پڑے تھے اسی قدر غلام آزاد فرمائے۔

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس فعل سے بہت متاثر ہوئے اور انہوں نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کہا آج میرے دینی بھائی سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کی انتہائی شاندار دعوت کی اور آپ ﷺ کے ہر قدم مبارک کے عوض ایک غلام بھی آزاد کیا میری خواہش ہے کہ کاش ہم بھی حضور نبی کریم ﷺ کی اس طرح کی دعوت کر سکتے؟

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی زبانی جب حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی دعوت کا قصہ سنا تو آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہا آپ رضی اللہ عنہ بھی جا کر حضور نبی کریم ﷺ کو دعوت دیں اور اللہ عزوجل نے چاہا تو جو ہم سے ان کی شایانِ شان ہو سکا ہم بھی ان کی خاطر کریں گے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی تحریک پر حضور نبی کریم ﷺ کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت دعوت دی اور پھر حضور نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک کثیر جماعت کے ہمراہ اپنی بیٹی کے گھر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا خلوت میں گئیں اور سر بسجود ہو کر بارگاہِ خداوندی میں دعا کی۔

"اے اللہ! تیری اس بندی نے تیرے حبیب ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی دعوت کی ہے اور تیری اس بندی کو تجھ پر بھروسہ ہے کہ تو اس کی لاج رکھے گا اور اس دعوت کے لئے

Marfat.com

کھانے کا انتظام غیبی طور پر کرے گا۔''

حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا اس دعا کے بعد اٹھیں اور ہانڈیوں کو چولہوں پر چڑھا دیا۔ اللہ عزوجل نے آپ رضی اللہ عنہا کی دعا قبول فرمائی اور تمام ہانڈیاں لذیذ کھانوں سے بھر گئیں۔ آپ رضی اللہ عنہا ان میں سے کھانا نکالتی جاتی تھیں اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خدمت میں پیش کرتی جاتی تھیں حتیٰ کہ سب نے وہ کھانا سیر ہو کر کھایا اور ایسا لذیذ کھانا انہوں نے پہلے کبھی نہ کھایا تھا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیرانگی کو بھانپ لیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''کیا تم جانتے ہو یہ کھانا کہاں سے آیا ہے؟''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم نے ایسا کھانا پہلے کبھی نہیں کھایا اور اللہ عزوجل اور اس کے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہتر جانتے ہیں کہ یہ کھانا کہاں سے آیا؟''

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''اللہ عزوجل نے یہ کھانا ہمارے لئے جنت سے بھیجا ہے۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کھانا کھلانے کے بعد ایک مرتبہ پھر خلوت میں چلی گئیں اور بارگاہِ خداوندی میں سربسجود ہو کر عرض کیا۔

''اے اللہ! حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تیرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر قدم کے بدلہ میں ایک غلام آزاد کیا مگر تیری یہ بندی اس کی توفیق نہیں رکھتی۔ اے اللہ! جیسے تو نے جنت سے کھانا بھیج کر میری عزت رکھی اب اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جتنے قدم میرے

گھر تشریف لاتے ہوئے اٹھائے تو ان کے بدلہ ان کی امت
کے اتنے ہی گنہگاروں کو دوزخ سے رہائی عطا فرما دے۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا جب دعا مانگ کر فارغ ہوئیں تو اسی وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بشارت دی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل نے حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی دعا کو قبول فرما لیا اور اللہ عزوجل نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قدم کے بدلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے ایک ہزار گنہگاروں کو دوزخ سے خلاصی عطا فرما دی۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ٦٧

کھانے آگ پر ہی پکتے ہیں

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ حضور نبی کریم ﷺ ان کے ہاں حاضر تھے میں نے آپ ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا اور آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا۔ اس دوران نماز کا وقت ہو گیا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ فوراً نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نے آپ ﷺ کا فرمان سن رکھا تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لہٰذا میں نے آپ ﷺ کا دامن پکڑا اور عرض کیا۔

''یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ وضو نہیں کریں گے؟''

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری بیٹی! میں کس وجہ سے وضو کروں؟ میں نے عرض کیا آپ ﷺ نے آگ پر پکی ہوئی چیز تناول فرمائی ہے اور میں نے آپ ﷺ سے ایک مرتبہ سنا تھا کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیٹی! تمام اچھے کھانے آگ پر ہی پکتے ہیں اور کیا تمہارا کھانا آگ کے چھونے کی وجہ سے زیادہ پاک نہیں ہو گیا۔

Marfat.com

قصہ نمبر ۶۸

فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے صحیح کہا ہے

حضور نبی کریم ﷺ نے ابتداء میں قربانی کرنے والوں کو قربانی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا تھا مگر بعد میں اس کی اجازت دے دی تھی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اس اجازت سے لاعلم تھے اور آپ رضی اللہ عنہ اس وقت ایک سفر پر تھے اور جب سفر سے واپس لوٹے تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے قربانی کا گوشت آپ رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھ دیا۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے گوشت دیکھا تو فرمایا حضور نبی کریم ﷺ نے ہمیں اسے کھانے سے منع کیا ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جب حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی بات سنی تو فرمایا اب حضور نبی کریم ﷺ نے اس کی اجازت دے دی ہے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی تسلی نہ ہوئی اور وہ اسی وقت اٹھ کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچے اور دریافت کیا؟ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نے صحیح کہا اب تم یہ گوشت کھا سکتے ہو۔''

Marfat.com

قصہ نمبر ۶۹

ہمسائی کی مدد کرنا

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ چکی پیس رہی تھیں آپ رضی اللہ عنہا کے کانوں میں پڑوسی عورت کی دردناک آواز سنائی دی۔ آپ رضی اللہ عنہا اس کی آواز سنتے ہی بے چین ہو گئیں اور اپنی خادمہ حضرت فضہ رضی اللہ عنہا کو لے کر اس کے گھر چلی گئیں۔ وہاں جا کر معلوم ہوا کہ وہ عورت دردِ زہ میں مبتلا ہے اور اس کی حالت نہایت خراب ہے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے گھر والوں کو تسلی دی اور اس عورت کی اچھے طریقہ سے خدمت کی جس سے اس کا بچہ صحیح سلامت پیدا ہو گیا اور اس عورت کی جان بھی بچ گئی۔ آپ رضی اللہ عنہا جب گھر لوٹیں تو آپ رضی اللہ عنہا کے چہرہ پر ایسی سرشاری طاری تھی جیسے سارے جہان کی نعمتیں مل گئی ہوں۔

O.....O.......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۷۰

مسکراہٹ کا نور

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت جنت کے باغات میں ہوں گے کہ اتنے میں ایک نور بلند ہو گا۔ گمان یہی ہو گا کہ سورج طلوع ہوا ہے۔ پھر اہل بیت ایک دوسرے سے کہیں گے کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے جنت میں سورج نہیں ہے تو پھر اللہ عزوجل انہیں فرمائے گا یہ نور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی مسکراہٹ کا نور ہے جس سے جنت کے باغات چمک اٹھے ہیں۔

O......O......O

قصہ نمبر ۷۱

حضور نبی کریم ﷺ کے جسم کا ٹکڑا

بخاری کی حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ ابوجہل کے بھائی نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو غوراء بنت ابوجہل سے نکاح کی ترغیب دی اور آپ رضی اللہ عنہ بھی غوراء سے نکاح کے لئے راضی ہو گئے۔ غوراء بنت ابوجہل کے سرپرست، حضور نبی کریم ﷺ سے نکاح کی اجازت لینے کے لئے آئے تو آپ ﷺ کو یہ بات ناگوار گزری۔ آپ ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا۔

''امابعد! بنی ہشام بن مغیرہ، علی (رضی اللہ عنہ) سے اپنی بیٹی کا نکاح کرنا چاہتے ہیں اور مجھ سے اجازت مانگتے ہیں مگر میں ہرگز انہیں اس کی اجازت نہ دوں گا البتہ علی (رضی اللہ عنہ) میری بیٹی کو طلاق دے کر ان کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے۔ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) میرے جسم کا ٹکڑا ہے جس نے اسے اذیت دی گویا اس نے مجھے اذیت دی۔''

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۷۲

کس کا خط زیادہ عمدہ ہے؟

نزہۃ المجالس میں منقول ہے حضرت سیّدنا امام حسن اور حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہم نے بچپن میں تختیاں لکھیں اور پھر دونوں بھائیوں میں اس بات پر تکرار ہوئی کہ کس کا خط شاندار ہے؟ دونوں بھائی اپنے والد بزرگوار حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا آپ رضی اللہ عنہ فیصلہ کریں کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کا فیصلہ تو تمہاری والدہ سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کریں گی کہ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟ دونوں شہزادے اپنی والدہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا امی جان! آپ رضی اللہ عنہا بتائیں ہم دونوں میں سے کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم یہ تختیاں اپنے نانا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھاؤ اور وہ فیصلہ کریں گے کہ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟

پھر دونوں شہزادے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی تختیاں دکھائیں اور دریافت کیا کہ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس کا فیصلہ جبرائیل علیہ السلام پر چھوڑتا ہوں اور وہ بتائیں گے کہ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ بتاؤ کس کا خط زیادہ اچھا ہے؟

Marfat.com

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا فیصلہ تو اللہ عزوجل خود کرے گا کہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا خط زیادہ عمدہ ہے یا پھر حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا خط زیادہ عمدہ ہے؟ اللہ عزوجل نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ جنت سے ایک سیب لائیں اور سیب کو ان دونوں کی تختیوں پر ڈال دیں پھر وہ سیب جس کی تختی پر جائے گا اس کا خط زیادہ عمدہ ہو گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام جنت میں گئے اور ایک سیب لے کر آئے اور پھر انہوں نے وہ سیب حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کی تختیوں پر ڈال دیا۔ اللہ عزوجل کی قدرت وہ سیب دو ٹکڑے ہو گیا اور اس کا ایک حصہ حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کی تختی پر اور دوسرا حصہ حضرت سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی تختی پر آ گیا۔ اللہ عزوجل کا فیصلہ ہو چکا تھا کہ کس کا خط زیادہ عمدہ ہے؟

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۷۳

صبر وشکر کا بدلہ آخرت میں ملے گا

روایات میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ عذابِ جہنم کے متعلق چند آیات نازل ہوئیں تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر روئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر رونا شروع ہو گئے اور وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں رو رہے ہیں؟ جب انہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے کی وجہ سمجھ نہ آسکی تو انہوں نے باہمی مشورہ سے یہ فیصلہ کیا حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلایا جائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادتِ کریمہ تھی کہ چاہے جتنے بھی غمزدہ ہوں مگر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ کھل اٹھتا تھا۔

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے یوں رونے کی خبر ملی تو وہ بھی پریشان ہو گئیں اور فوراً ہی اپنے پیوند لگے کمبل کو اوڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دیکھا تو قرار آ گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے سینہ سے لگا لیا اور آنے کی وجہ دریافت کی؟ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔

> ''میں یہاں آنے سے قبل چکی پیس رہی تھی اور قرآن مجید کی تلاوت کر رہی تھی۔ آج پانچ برس میری شادی کو ہو گئے اور علی (رضی اللہ عنہ) کے لئے بکری کی ایک کھال کے سوا بچھانے کے لئے

Marfat.com

کوئی دوسری چیز نہیں ہے۔''

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

تمہارے صبر و شکر کا بدلہ اللہ عزوجل کے آخرت کے خزانہ میں امانت ہے۔''

پھر حضور نبی کریم ﷺ نے عذابِ جہنم کے متعلق نازل ہونے والی آیات کی تلاوت کی جنہیں سن کر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی بے قرار ہو گئیں۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۷۴

سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی خون آلود قمیص

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں قیامت کے روز عرش سے ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا۔

''اے اہل حشر! اپنی آنکھیں بند کرلو تاکہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خونِ حسین رضی اللہ عنہ سے رنگین قمیص کو اپنے ہمراہ لئے گزر جائیں۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا عرش کو پکڑ کر عرض کریں گی۔

''اے اللہ! تو جبار ہے اور تو عادل ہے، تو میرے بیٹے حسین رضی اللہ عنہ کے قاتلوں کے اور میرے درمیان حکم فرما۔''

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''ربِ کعبہ کی قسم! اللہ عزوجل میری بیٹی کے حق میں فیصلہ فرمائے گا اور اس کے بعد میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا عرض کرے گی اے اللہ! جو لوگ میرے حسین رضی اللہ عنہ پر روئے مجھے ان کا شفیع مقرر فرما اور اللہ عزوجل میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو شفیع بنائے گا۔''

O.......O.......O

قصہ نمبر ۷۵

بروزِ حشر نسب فاطمہ رضی اللہ عنہا برقرار رہے گا

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا پہلا نکاح حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ سے سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح کی بات کی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) ابھی کم سن ہے اور میں نے اپنی بیٹیوں کو حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کے لئے روک رکھا ہے۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم! روئے زمین پر ام کلثوم (رضی اللہ عنہا) سے کرامت و بزرگی کا مجھ سے بڑھ کر کوئی منتظر نہ ہوگا اور پھر حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اصرار پر حضرت سیّدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ نے حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کا نکاح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے کر دیا۔ حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے حق مہر چالیس ہزار درہم مقرر کیا اور نکاح کے وقت فرمایا میں نے حضرت سیّدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح اس لئے کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا بروزِ حشر تمام نسب اور تعلق ختم ہو جائیں گے مگر میری بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نسب اور تعلق قائم رہے گا چنانچہ میں نے اہل بیت سے اپنا رشتہ استوار کرنے کے لئے ان سے نکاح کیا اور اگرچہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خسر تھا مگر میرا یہ تعلق اس تعلق سے زیادہ پائیدار ہے۔

Marfat.com

قصہ نمبر ۷۶

پردہ کے پیچھے سے بچہ پکڑایا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خادمِ خاص تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے ایک فرد کی مانند تھے وہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پردہ کے بارے میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ان کے کسی بچہ کو مانگا تو آپ رضی اللہ عنہا نے پردہ کے پیچھے سے ہاتھ بڑھایا اور مجھے بچہ پکڑا دیا۔

Marfat.com

قصہ نمبر ۷۷

اللہ عزوجل کے معاملہ میں کچھ کام نہ آؤں گا

بخاری کی روایت ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اہل قریش! تم اپنے نفوس کو دوزخ سے بچاؤ میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے بنی عبدمناف! میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے عباس (رضی اللہ عنہ)! میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں آپ رضی اللہ عنہ کے کچھ کام نہ آؤں گا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھی مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

”اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تم میرے مال میں سے جو چاہو لے لو مگر میں اللہ عزوجل کے معاملہ میں تمہارے کچھ کام نہ آؤں گا تم خود کو دوزخ سے بچاؤ۔“

Marfat.com

قصہ نمبر ۷۸

پہلے ہمسایہ ہے پھر گھر ہے

مدارج النبوۃ میں منقول ہے حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے اپنی والدہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو مسلمانوں بالخصوص مسلمان عورتوں کے حق میں بہت زیادہ دعا کرتے دیکھا اور آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے لئے کوئی دعا نہ مانگی۔ میں نے عرض کیا ماں! کیا وجہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہا نے اپنے لئے کوئی دعا نہیں مانگی؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

''پیارے بیٹے! پہلے ہمسایہ ہے پھر گھر ہے۔''

قصہ نمبر ۷۹

میت کے لواحقین سے ہمدردی کا قصہ

حضرت عبداللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ہم حضور نبی کریم ﷺ کی معیت میں ایک میت کو دفنانے کے بعد فارغ ہوئے اور آپ ﷺ واپس تشریف لائے اور ہم بھی لوٹ آئے جب آپ ﷺ اپنے گھر کے دروازہ پر پہنچے تو رک گئے اور ہم نے ایک عورت کو آتے ہوئے دیکھا۔ راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے آپ ﷺ نے اس عورت کو پہچان لیا تھا۔ جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا کہ وہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا تھیں۔ حضور نبی کریم ﷺ ان کے گھر گئے اور پوچھا۔

''فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! تمہیں کس نے گھر سے باہر نکلنے پر آمادہ کیا؟''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں اس میت کے لواحقین سے ہمدردی کرنے گئی تھی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا شاید تم ان کے ساتھ قبرستان پہنچ گئی تھیں؟ آپ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں ایسا کیسے کرسکتی ہوں اور میں نے عورتوں کے قبرستان جانے کے متعلق آپ ﷺ کا فرمان سن رکھا ہے۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جب آپ رضی اللہ عنہا کا جواب سنا تو فرمایا اگر تم ایسا کرتیں تو میں تمہیں اس بات پر جھڑکتا۔

Marfat.com

قصہ نمبر ۸۰

فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی حد لاگو ہوتی

فتح مکہ کے موقع پر بنی مخزوم کی ایک فاطمہ نامی عورت چوری کرتے ہوئے پکڑی گئی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شریعت کے مطابق اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ اس عورت کے رشتہ داروں اور قبیلہ کے دیگر لوگوں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو بطورِ سفارش حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے جب اس عورت کی سفارش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ناگواری کا اظہار کیا اور فرمایا تم اللہ عزوجل کی قائم کردہ حدود میں رعایت کی سفارش کرتے ہو۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے معافی مانگی۔ شام ہوئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ایک مجمع سے خطبہ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کی حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا۔

''پہلے لوگ اسی وجہ سے ہلاک ہوئے جب ان کا کوئی معزز چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دیتے تھے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر اس کی جگہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی چوری کرتی تو میں اس کے ہاتھ کاٹ دیتا۔''

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۸۱

میری بیٹی کے بیٹے ہیں

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ایک رات میں کسی حاجت کی خاطر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ اس حال میں باہر تشریف لائے کہ آپ ﷺ نے اپنے اوپر کمبل اوڑھ رکھا تھا اور کوئی چیز اس میں حرکت کر رہی تھی، میں حیران ہوا مگر جان نہ سکا اس وقت کمبل میں کیا ہے؟ پھر جب میں اپنی ضرورت بیان کر چکا تو میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ کے کمبل میں کیا چیز ہے جو حرکت کر رہی ہے؟ آپ ﷺ نے اپنا کمبل کھول دیا اور میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کو اٹھا رکھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ دونوں میری بیٹی کے بیٹے ہیں اور پھر آپ ﷺ نے دعا فرمائی۔

"اے اللہ! میں ان سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے محبت کرے تو ان سے بھی محبت فرما۔"

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۸۲

سادگی پسند تھی

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا بچپن سے ہی نہایت سادگی پسند تھیں۔ ایک مرتبہ ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کسی عزیز کی شادی میں جاتے وقت آپ رضی اللہ عنہا کو عمدہ کپڑے اور زیورات پہننے کے لئے دیئے تو آپ رضی اللہ عنہا نے ان زیورات اور کپڑوں کو پہننے سے انکار کر دیا اور سادہ حالت میں ہی شادی میں جانے کو ترجیح دی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہا کی اس حالت کو سراہا۔

Marfat.com

قصہ نمبر ۸۳

کلام کی سچائی

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا اپنی گفتگو میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح سچائی کا عنصر نمایاں رکھتی تھیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے زیادہ کلام میں سچا کوئی نہیں دیکھا سوائے ان کو پیدا کرنے والے یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ام المومنین حضرت سیّدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے۔

Marfat.com

قصہ نمبر ٨٤

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعا فرمانا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور اولادِ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے دعا فرمائی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے بھی دعا فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس شرط پر کہ تو اپنے گھر کے دروازے پر چبوترہ نہیں بنائے گا اور کبھی کسی امیر سے مانگنے نہیں جائے گا۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۸۵

میرے اہل میں سب سے پہلے تم مجھے آن ملو گی

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے مرضِ وصال میں اپنی لاڈلی صاحبزادی حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلا بھیجا۔ جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، آپ ﷺ کی عیادت کے لئے تشریف لائیں تو آپ ﷺ نے ان کے کان میں کچھ کہا جس پر وہ رو پڑیں۔ پھر دوبارہ آپ ﷺ نے ان کے کان میں کچھ کہا تو وہ مسکرا پڑیں۔ میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا تو وہ ٹال گئیں۔ جب حضور نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے ایک مرتبہ پھر اصرار کر کے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے سب سے پہلے مجھے اپنے وصال کی خبر دی جس کو سن کر میں رو دی۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم جنت کی عورتوں کی سردار ہو اور میرے اہل میں سب سے پہلے تم مجھ سے آن ملو گی جس کو سن کر میں مسکرا دی۔

O.....O.....O

قصہ نمبر ۸۶

مشکل کا عوض

حضرت علاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا وقت جب قریب آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو بلا کر فرمایا کہ دیکھو میرے وصال پر تم رونا مت اور جب میں وصال فرما جاؤں تو انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنا اس لئے کہ ہر انسان کے لئے مشکل کے وقت اس آیت کو پڑھ لینے سے اس مشکل کا عوض ملتا ہے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مجھ سے بھی۔

O.......O.......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۸۷

اب جبرائیل علیہ السلام کبھی بھی نہیں آئیں گے

ملک الموت نے حضور نبی کریم ﷺ کی روح قبض کرنا شروع کی اور جب روح ناف تک پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا کیسا سخت کا وقت ہے؟ حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بے چین ہو کر کہا ہائے میرے بابا جان کی تکلیف۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔

''آج کے بعد تمہارے باپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی۔''

پھر حضور نبی کریم ﷺ کی روحِ مبارک جسم سے جدا ہوگئی۔ آپ ﷺ کی وصیت کے مطابق حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے غسل دیا اور حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اور حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم کی معیت میں قبر پرنور میں اتارا گیا۔ آپ ﷺ کی تدفین سے فارغ ہونے کے بعد جب حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گھر لوٹے تو حضرت سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا۔

''اے ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)! کیا آپ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم ﷺ کو دفن کر دیا؟''

حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ہاں میں جواب دیا۔ حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

Marfat.com

''آپ رضی اللہ عنہ کے دل نے کیسے گوارا کر لیا کہ آپ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالو اور کیا آپ رضی اللہ عنہ کے سینہ میں معمولی سا بھی رحم نہ آیا اور کیا وہ بھلائی کی بات کہنے والے نہ تھے؟''

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا۔

''اے فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! اللہ عزوجل کا حکم ٹالا نہیں جا سکتا۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے روتے ہوئے کہا۔

''اب جبرائیل علیہ السلام کبھی بھی نہیں آئیں گے۔''

○......○......○

Marfat.com

قصہ نمبر ۸۸

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال پر قلبی کیفیت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مرض شدید ہوگیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیفیت دیکھ کر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے کہا کہ آج کے بعد میرے والد بزرگوار پر کوئی تکلیف نہ آئے گی۔ پھر اس دن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوگیا۔ جب ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سپردِ خاک کر چکے تو آپ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا۔

"اے انس (رضی اللہ عنہ)! کیا تمہارے نفوس نے اس بات کو پسند کر لیا کہ تم نے سرکارِ دوعالم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مٹی ڈالی؟"

Marfat.com

قصہ نمبر ۸۹

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی کا وصال

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی غضبا جو آخری وقت تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زیر استعمال رہی روایات کے مطابق وہ اونٹنی حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ رضی اللہ عنہا کی گود میں سر رکھ کر بیٹھ گئی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اسے پیار کرنا شروع کیا تو وہ رونا شروع ہوگئی اور اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔ آپ رضی اللہ عنہا نے اس پر اپنا کمبل ڈال دیا۔ تین روز بعد جب اس کمبل کو اٹھا کر دیکھا گیا تو اس میں اونٹنی کا کوئی نام ونشان باقی نہ تھا۔

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۰

غم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اشعار کہنا

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد ایک روز حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ مبارک پر حاضر ہوئیں اور چند اشعار پڑھے جن کا مفہوم حسب ذیل ہے۔

''جب شوقِ ملاقات شدت کی صورت اختیار کر جاتا ہے تو روتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کو آ جاتی ہوں اور اس بات کا گلہ کرتی ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جواب نہیں دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبر پرنور میں آرام فرما رہے ہیں اور میری گریہ و زاری کو دیکھ رہے ہیں اور ان تمام مصائب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد ہی میرے دل کا سکون ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بظاہر تو میری نظروں سے پوشیدہ ہیں مگر میرے دل میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد اب بھی زندہ ہے۔ میری جان رنج و غم میں گھری ہوئی ہے کاش یہ جان اسی غم سے نکل جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میرے جینے کی کوئی بہتری نہیں ہے اور میں اس خوف سے روتی ہوں کہ کہیں میری زندگی لمبی نہ ہو جائے۔''

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۱

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دلاسہ دینا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے شب و روز گریہ میں بسر ہونے لگے اور انہوں نے کھانا پینا بھی ترک کر دیا یہاں تک کہ بینائی بھی کمزور پڑ گئی اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ جسمانی قوت نے بھی جواب دینا شروع کر دیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں ایک روز رات کے اندھیرے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے گھر پہنچے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ان کی حالت دیکھی تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔

"میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جدائی کے غم میں مبتلا ہوں اور آپ رضی اللہ عنہا کے پاس اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ شاید کچھ کھانے کو مل جائے۔"

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

"اے بلال (رضی اللہ عنہ)! اللہ عزوجل کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میرے گھر میں اس وقت کچھ بھی کھانے کو نہیں۔"

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں پھر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے قدرے توقف کے بعد فرمایا۔

''میں تمہیں اپنی چادر اوڑھاتی ہوں اس کی برکت سے تمہیں بھوک اور پیاس کا احساس بھی نہ ہوگا۔''

پھر حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے انہیں اپنی چادر اوڑھا دی اور پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھوک کا شائبہ بھی نہ رہا اور وہ وہاں سے رخصت ہو گئے۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۲

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد کبھی نہ مسکرائیں

حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد کبھی بھی حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کو مسکراتے نہیں دیکھا سوائے اس وقت جب آپ رضی اللہ عنہا مرض الموت میں مبتلا ہوئیں اور بیماری کی شدت بہت زیادہ بڑھ گئی۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۳

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے راضی ہونا

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا جب مرض الموت میں مبتلا ہوئیں تو حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک دن آپ رضی اللہ عنہا کی عیادت کے لئے تشریف لائے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اندر جا کر حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے کہا۔

''مسلمانوں کے خلیفہ تمہاری عیادت کے لئے آئے ہیں اگر کہو تو انہیں اندر بلا لوں۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اجازت دے دی۔ حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ رضی اللہ عنہا کا حال دریافت کیا اور فرمایا۔

''اللہ کی قسم! میں نے اپنے گھر، اپنے مال اور اپنے خاندان کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اہل بیت کو راضی کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا جو کہ آپ رضی اللہ عنہ سے ناراض تھیں انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بات سننے کے بعد اپنی ناراضگی ختم کر دی۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۴

جنازہ کی بھی بے پردگی گوارا نہ تھی

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی اچھی دوستوں میں شمار ہوتی ہیں اور ان کا بیشتر وقت آپ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ گزرا ہے انہوں نے آپ رضی اللہ عنہا سے حبشہ میں عورتوں کے جنازے کا منظر بیان کیا جس پر آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میرا جنازہ بھی اسی طرح اٹھایا جائے اور کوئی نامحرم مجھے نہ دیکھے۔

اس ضمن میں حضرت ام جعفر رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ایک روز حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

''مجھے یہ بالکل اچھا نہیں لگتا جس طرح آج کل عورتوں کا جنازہ لے کر جایا جاتا ہے ان کے اوپر ایک چادر ڈال دیتے ہیں جس سے پردہ نہیں ہوتا اور عورتوں کی جسامت بھی دکھائی دیتی ہے۔''

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

''میں نے حبشہ کے لوگوں میں دیکھا ہے کہ جب عورتوں کا جنازہ اٹھایا جاتا ہے تو اس پر تازہ کھجوروں کی شاخیں منگوا کر چارپائی پر کمان کی مانند باندھ کر کپڑا ڈال دیتے ہیں جس سے جنازہ کی پہچان ہو جاتی ہے کہ یہ عورت کا جنازہ ہے اور پردہ بھی

Marfat.com

برقرار رہتا ہے۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

''جب میرا وصال ہو جائے تو میرا جنازہ بھی اسی طرح اٹھانا اور تمہارے اور میرے شوہر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے سوا مجھے کوئی غسل نہ دے۔''

O.....O.....O

قصہ نمبر ۹۵

اپنی موت کی پیشگی خبر دینا

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے وصال کے روز جب گھر تشریف لائے تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بیماری اور کمزوری کے باوجود آٹا گوندھا اور اپنے ہاتھ سے روٹیاں پکائیں۔ پھر حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور بچوں کے کپڑے دھوئے۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

"فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں نے تمہیں کبھی دو کام اکٹھے نہیں کرتے دیکھا آج تم کام اکٹھے کر رہی ہو۔"

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔

"میں نے رات خواب میں اپنے والد بزرگوار حضور نبی کریم ﷺ کو دیکھا۔ آپ ﷺ میرے منتظر تھے میں نے عرض کیا میری جان آپ ﷺ کی جدائی میں نکل رہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا)! میں بھی تمہارا انتظار کر رہا ہوں پس اس خواب کے بعد میں نے جان لیا کہ میرا اس دنیا میں یہ آخری دن ہے اور میں اب اس دنیا سے پردہ فرمانے والی ہوں۔ میں نے یہ روٹیاں اس لئے پکائی ہیں کہ کل جب آپ رضی اللہ عنہ میرے غم

میں مبتلا ہوں تو میرے بچے بھوکے نہ رہیں اور کپڑے اس لئے
دھو دیئے ہیں کہ میرے بعد جانے کون کپڑے دھوئے؟''

حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے جب حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کی باتیں سنیں تو آپ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی اور اب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لاڈلی صاحبزادی کی جدائی آپ رضی اللہ عنہ کے لئے ایک بڑا صدمہ تھا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے جب آپ رضی اللہ عنہ کی کیفیت دیکھی تو فرمایا۔

''آپ (رضی اللہ عنہ) غم نہ کریں اور جیسے آپ (رضی اللہ عنہ) نے پہلے صبر کیا
اب بھی صبر کیجئے بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

O......O......O

قصہ نمبر ۹۶

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی وصیتیں

حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے وصال سے قبل حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو تین وصیتیں کیں۔

۱۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ آپ رضی اللہ عنہ میرے وصال کے بعد حضرت امامہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کرلیں گے۔

۲۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ میرا جنازہ پر کسی نامحرم کی نگاہ نہ پڑے لہٰذا میرے جنازہ ایک ڈولی کی مانند کھجور کی شاخیں اس کے گرد باندھ کر کے اس پر پردہ ڈال دیا جائے۔

۳۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا میری تدفین رات کے وقت عمل میں لائی جائے۔

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۷

بچوں کو روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھیج دیا

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے وصال سے قبل حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا تشریف لائیں تو آپ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا۔

''میرے بچوں کو کھانا کھلا دیں۔''

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے جب انہیں کھانے کے لئے جمع کیا تو انہوں نے کھانا کھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم اپنی والدہ کے بغیر کھانا نہیں کھائیں گے۔ اس دوران حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے بچوں کو ان کے نانا کے روضہ مبارک پر بھیج دیا۔ ابھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ بچے پھر آ گئے اور حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے کہنے لگے۔

''ہمیں اپنی والدہ کا آخری دیدار کرنے دیجئے۔''

حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے اشارہ سے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو کہا کہ انہیں آنے دیں۔ حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے دروازہ کھول دیا اور بچے بھاگ کر ماں کے سینہ سے لگ گئے۔ آپ رضی اللہ عنہا نے انہیں پیار کیا اور انہیں دعائیں دیتے ہوئے ایک مرتبہ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر بھیج دیا۔

O.....O.....O

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۸

بُہشتی کافور

اس در کے خادموں کی فضیلت تو دیکھئے
حور و ملک سبھی ہیں غلامانِ فاطمہ
قول و عمل میں فعل میں ہیں باپ کی طرح
میرے لئے حدیث ہے فرمانِ فاطمہ

بچوں کے جانے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جو کہ اس وقت آپ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھیں ان سے کہا۔

''والدہ! میرے غسل کے لئے پانی کا انتظام کرلیں تاکہ میں غسل کرسکوں۔''

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پانی کا انتظام کیا اور حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے غسل کیا۔ غسل کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے صاف ستھرے کپڑے پہنے اور قبلہ رو ہو کر لیٹ گئیں۔ قبلہ رو لیٹنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔

''حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام جسد اطہر کو حنوط کرنے کے لئے کافور بہشتی لائے تھے جس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حصے کئے۔ ان میں سے دو حصے مجھے

عنایت ہوئے اور میرے اور ابوالحسن (رضی اللہ عنہ) کے لئے تھے۔ تم
اس میں سے ایک حصہ لے آؤ اور دوسرا حصہ ابوالحسن (رضی اللہ عنہ)
کے لئے سنبھال کر رکھ دو۔''

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے جانے کے بعد حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے گنہگاروں کے لئے دعا فرمائی اور اپنے بچوں کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے کلمہ پڑھا اور اپنی جان جانِ آفرین کے

O......O......O

Marfat.com

قصہ نمبر ۹۹

بوقت وصال دعا مانگنا

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بنت عمیس فرماتی ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے مجھ سے فرمایا میں ان کے حجرہ سے باہر چلی جاؤں چنانچہ میں باہر چلی گئی اور آپ رضی اللہ عنہا نے بارگاہِ خداوندی میں مناجات شروع کر دیں۔ میں نے حجرہ کے دروازہ پر کان لگائے تو آپ رضی اللہ عنہا کو کہتے ہوئے سنا۔

''اے اللہ! میرے والد بزرگوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے اور اس شوق کے صدقے سے جو وہ میری ملاقات کا رکھتے ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کے دردِ دل کے صدقے سے جو میری جدائی کے غم میں مبتلا ہیں اور حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے اس غم کے صدقے سے جو انہیں میری جدائی کی صورت میں انہیں ملنے والا ہے اور میری چھوٹی بچیوں کے صدقہ سے جو میرے غم کو برداشت نہ کر پائیں گی تو میرے بابا جان کی گنہگار امت کو بخش دے اور ان کے حال پر رحم فرما اور ان سے عفوو درگزر کا معاملہ فرما۔''

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے آپ رضی اللہ عنہا کی دعا سنی تو بے اختیار میری چیخ نکل گئی۔

O......O......O

قصہ نمبر ۱۰۰

وصال حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا

ام المومنین حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا جب اپنے مرض الموت میں مبتلا ہوئیں تو میں ان کی تیمارداری کے لئے گئی۔ پھر دورانِ مرض میں نے ایک دن دیکھا کہ ان کی حالت قدرے بہتر ہے اور اس وقت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کسی کام کی غرض سے گھر سے باہر تھے۔ حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا۔

''اماں! میرے غسل کے لئے پانی لائیں۔''

ام المومنین حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں پانی لائی تو حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے غسل کیا اور میں نے دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا نے بہترین غسل کیا۔ غسل کرنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے کہا۔

''اماں! میرے لئے نیا لباس لائیں۔''

ام المومنین حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے انہیں نیا لباس دیا۔ حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا نے وہ لباس زیب تن کیا اور پھر قبلہ رخ ہو کر لیٹ گئیں۔ پھر آپ رضی اللہ عنہا نے اپنا ہاتھ مبارک رخسار کے نیچے رکھ لیا اور فرمایا۔

''اماں! میرا وصال ہونے والا ہے اور میں پاک ہو چکی ہوں لہٰذا مجھے کوئی عریاں نہ کرے۔''

Marfat.com

ام المومنین حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں پس اسی حالت میں حضرت سیّدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔ پھر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ گھر تشریف لائے اور انہیں آپ رضی اللہ عنہا کے وصال کی خبر دی گئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

O.......O.......O

Marfat.com

کتابیات

۱۔ صحیح بخاری از امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ

۲۔ صحیح مسلم از امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ مسند احمد از امام احمد رحمۃ اللہ علیہ

۴۔ نزہۃ الخاطر از ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ شہادت نواسہ سیّد الابرار از حضرت مولانا محمد عبدالسلام قادری رضوی

۶۔ مستدرک الحاکم از امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ

۷۔ شواہد النبوۃ از مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ

۸۔ مدارج النبوۃ از شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

۹۔ حلیۃ الاولیاء از ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ

۱۰۔ طبقات ابن سعد از محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ رسولِ عربی از علامہ نور بخش

۱۲۔ تاریخ الخلفاء از امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

۱۳ سیرت حضرت سیّدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا از محمد حسیب القادری

Marfat.com

ناشر
اکبر بُک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور Ph: 042 - 37352022

Marfat.com